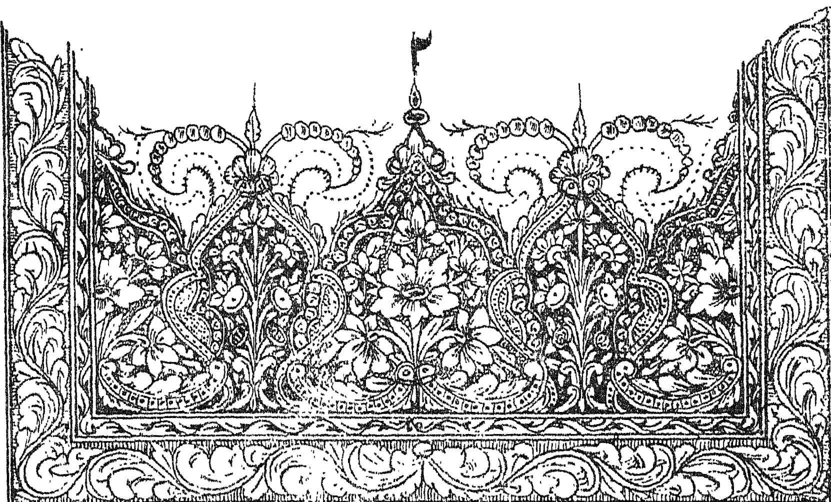
ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ

ہزار ہزار شکر و سپاس خالق البریہ کہ خزینہ دررہیہ و گنجینہ جواہر مضیہ یعنی رسالہ مرضیہ موسوم



حسب فرمایش واقف رموز جلیہ و خفیہ جناب حکیم محمد عبد القدوس سکندرپوری حفظہ اللہ تعالی عن الآفات البلیہ

مطبع مصطفائی
دہلی ۱۲۹۹ محمد مصطفی خان



بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہم خداوند کریم کا شکر دل سے ادا کرتے ہین جسنے ہمین امت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم مین مبعوث فرمایا۔ اور انکے دوست کا دوست دشمن کا دشمن بنایا ؎

ہر دم ہزار لعنت داد ار کن بہم — بر جان آن کسی کہ عدوی محمد ست

اور دل پر محبت کا وہ نقش کندہ کیا جس سے سواے ذکر نبوی کسی کا ذکر بھاتا نہین۔ بجز بسیر کے کوئی مذکور خوش آتا نہین۔ منکر کا دخل در معقولات لاحول ولاقوۃ بھی جی مین آتا ہی کہ مونہہ نوچ لیجیے۔ یا سامنے سے اوٹھا دیجیے۔ ہم اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت و حلیۂ جلیہ و معجزات باہرات کا بیان کرتے ہین۔ تمکو کیا نہ ہم تمکو بلاتے نہ یہ کہتے کہ آپ کا ذکر سنو۔ پھر ناحق کیون ستاتے ہو۔ ذاکرین کو کبھی فاسق کبھی مبتدع ٹھہراتے ہو ؎

کار جامی عشق محمد بالست ہر سو عالمی — در پے انکار او و ہمچنان در کار خویش

وقت کا مقتضی تو یہ تھا کہ تم بھی مسلمانون مین شریک ہوکے آپ کے فضائل و کمالات و اہبر معجزات کو سنتے۔ خیر اگر اس نعمت عظمی سے محروم رہے چپ ہو رہتے

منّاع للخیر صفتی - اگر ہم شرف ملازمت سے مشرف نہوے تو کیا اس سے بھی گئے گذرے کہ آپ کے ذکر سے دل غمگین کو تسکین دین - ذکر ولادت باسعادت سے خداوند کریم کا شکر ادا کرین - اسکو ہر شخص نہین سمجھتا ہان وہ لوگ جانتے ہین جن کے دل نے کچھہ چوٹ کھائی ہی - ع

مگس قند و پروانہ آتش گزید　　ہوس دیگر و عاشقی دیگر ست

چند سال سے فرقہ مبتدعہ وہابیہ کے سنے پودھے انکار کو اپنے نشو و نما کا سبب سمجھتے ہین - جسے دیکھیے واہی تباہی اقوال جمع کرکے ایک رسالہ نئی گڑہیت کا طیار کرتا ہی - جو جو اعتراض سو بار جواب باصواب سے پامال ہو رہے ہین ہر پھیر کے نئی شکل سے پیش کیے جاتے ہین - حالانکہ اسکی ضرورت ہی کیا تھی

ع ایکہ خسرو را نصیحت میکنی از بہر عشق　　پند چون می نشنود بیہودہ قیل و قال چیست

کٹھہ ملاؤن نے جو کچھہ ہرزہ گوئیان کی ہین مجھے اونسے زیادہ شکایت نہین - اونکا تو یہی کام تھا - اگر وہ خرافات لکھہ کر اپنا نامہ اعمال سیاہ نکرتے تو کیا کرتے - ان لوگون نے جو کچھہ لکھا اپنے فرائض منصبی کو پورا پورا ادا کیا - مجھے شکایت ایسے گروہ سے ہی جو عقل و فراست و فہم و کیاست مال و دولت جاہ و ثروت رکھتے ہین ع

ہر آن بلا کہ رسد از بدان رسد ہمہ را　　ز نیکوانست مرا ہر بلا کہ گرد سرست

اس زمرے سے بعض حضرات نے ایک رسالہ لکھا ہی جسے مرآۃ السنۃ السنیہ لرد بدعۃ قبح مجلس المولدیہ کہتے ہین - واہ کیا کہنا ہی اس نام پر تو کروڑون نور برستا ہی - تانت بجی راگ بوجھا گیا - تناسب لفظی و معنوی نہ دیدہ ہی نہ شنیدہ - کہین کسیکی نظر نہ لگ جاے - مرآۃ السنۃ کو رویت قبح سے کیا تعلق - رسالہ مین تائید کلام کے لیے جو اقوال لکھے گئے ہین وہ بھی تبحر ذاتی و بلند نظری کی دلیل قوی ہین - اس لیے کہ کہین ایسے لوگونکا کلام نقل کیا گیا ہی جنھین ہم زیدہ

وعمرؓ کے برابر سمجھتے ہین - کہین ایسی عبارت منقول ہوئی ہی جسکے قائل کا نام یا
اوس کتاب کا نام جس سے وہ عبارت منقول ہوئی ہی عمداً یا مصلحتاً چھپایا گیا ہی -
طرفہ یہ ہی کہ بادی النظر مین بھی وہ کسی مستند عالم کا قول نہین پایا جاتا - اس لیے
کہ سارے جہانکی رسالے اور کتابین چھان ڈالی گئی ہین - کہین جھوٹ موٹ کوئی انکار یا
اقرار کسی مشہور عالم کی طرف منسوب کیا گیا ہی - مگر کسی کتاب کا حوالہ نہین دیا گیا -
تا ناظرین کو دھوکا ہو یا شک مین پڑ جائین - کہین ادھوری عبارت لاتقربوا
الصلوٰۃ کے طور پر نقل کی گئی - کہین اپنی طرف سے کتاب کا نام گڑھہ کے لکھا
گیا ہی - ہان کہین کہین ایسے علماے نامی گرامی کا کلام بھی نقل ہوا ہی - جو استناد
کے قابل ہی - مگر وہ کلام یا خلاف مدعاے مخاطب ہی - یا حضرت نے
اوسے بے سمجھے بوجھے لکھا ہی - یا مطلب اوسکا کچھہ اور ہی سمجھا ہی - چنانچہ
ان امور کا بیان اور ثبوت اچھی طرح اپنے مواقع پر کیا جائیگا - ہ

ہر کس کہ عیب خویش بدید بچشم خویش
در حیرتم کہ دیدۂ بینا چہ مے کند

طرفہ یہ ہی کہ ایسے واہی تباہی اقوال پر اس قدر اچھلے کہ اکابر محدثین کی
نسبت جو کچھہ جی مین آیا کہہ گذرے - کوئی محدث فقیہ ولی نہوگا جسکو مبتدع نہ بنایا ہو
کوئی مسلمان دیندار متقی بچھڑا ہوگا جسکا دل سخت گوئی سے نہ دکھایا ہو - ہ

جز فحش کبھی اوس سے روایت نہ سنی
جز لغو کسی وقت حکایت نہ سنی

تھا میر عجب فقیر صابر شاکر
ہمنے اوس سے کبھی شکایت نہ سنی

سوالات جوابات ایک سے ایک خوب صورت نظر آتے ہین - واہ کیا کہنا ہی
قرینے سے معلوم ہوتا ہی کہ خود ہی سائل اور آپ ہی مجیب ہین - من مانے
سوال کیے جو کچھہ اقوال معاصرین وغیر معاصرین قاصرین کے نظر آے اونکو جوابین
لکھہ مارا - خیر ایک رسالہ تو ہو گیا - مناع للخیر کے زمرے مین اسم نویسی تو ہو گئی -

مسلمان کہلاکے جن لوگون نے سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی منقصت کی یا اونکے ذکر مبارک کے پیچھے پڑے مین نے اونھین پھولتے پھلتے نہ دیکھا۔

ہر چہ بر تو آید از ظلمات غم
این ز بیباکی و گستاخی ست ہم

ہم محض خیر خواہی سے عرض کرتے ہین۔ کہ اگر اب بھی رجوع فرماینگے۔ مراد دلی بھر پائینگے۔ خداوند کریم اپنے حبیب کے طفیل سے فضل فرمائیگا۔ چاہین امتحان کر دیکھین۔

در نفص ست مفتین از کشایش نا امید اینجا
برنگ دانہ از ہر قفل می روید کلید اینجا

صرف بحمایت دین متین صاحب المرآۃ کا جواب دیا جاتا ہی۔ اور بپاس اسلام اونکے اقوال کی طرف خطاب کیا جاتا ہی۔

ملکش ای طور یا افسردہ حالان گردن دعوی
کہ در خاکستر با ہم شراری میشود پیدا

مخاطب نے رسالہ مین بدعت کی بحث سے کئی ورق سیاہ کیے ہین۔ اور یہ نتیجہ نکالا ہی۔ کہ مجلس مولود بدعت مذمومہ ہی۔ اور ہمنے خاص بدعت کی بحث کو مختصر طور پر بیان کیا ہی۔ اس لیے کہ مخاطب و عموماً مخالفین جسقدر بدعت کی بحث لکھتے ہین۔ بہ تقلید رسالہ ایضاح الحق الصریح فی احکام المیت والضریح یا اوسے کاٹ چھانٹ کے۔ اور ہمنے اصباح الحق الصریح فی احکام المحدث الحسن والقبیح مین نہ صرف ایضاح کا جواب لکھا ہی۔ بلکہ مخالفین کی جو جو تقریرین جسقدر میری نظر سے گذری ہین سب اوڈھیڑ کر پھینک دی ہین جسسے خاص اس بحث کی تحقیق کو رسالہ اصباح کافی ہی یہان مفصل طور پر بدعت سے بحث کی ضرورت نرہی جسے زیادہ تحقیق منظور ہو وہ رسالہ اصباح ... کر سکتا ہی۔ مخاطب کے خدشات کے جواب بھی اوسمین ... ہین

نہ سنے گا مری فغان پھر تو
مین ترے کان کھول رکھتا ہون

مجھے اس رسالہ کو مجلس مولود کی بحث مین محصور رکھنا منظور رہی۔ پھر مجلس مولود کو

سنت حکمیہ ثابت کرکے جواز پر جسقدر شبہے مخاطب نے پیش کیے ہین اوسکا جواب بعینا ضروری ہے
مگر حتی الوسع مخاطب کی عبارت نہ لکھی جائیگی اس لیے کہ وہ اسقدر غیر مسلسل و پریشان ہے
جسکے ہر ہر فقرہ پر ہچکی لینی پڑتی ہے۔ اگر کوئی شخص سالہ مرآۃ کو دیکھکے جواب کو
بنظر انصاف دیکھے گا دسے ایک جمعۂ اگانہ ذوق ملیگا کہ تعرف الاشیاء باضدادہا ٥

ہر کس کہ دید روی تو بوسید چشم من … کاریکہ کرد دیدۂ من بے بصر نکرد

اب تمہید کو ختم کرکے اصل مطلب کی طرف متوجہ ہوا چاہتا ہون ٥

نالہ را ہر چند میخواہم کہ پنہان درکشم … دل ہمی گوید کہ من تنگ آمدم فریاد کن

اب گوش دل سے ہماری تحریر کی طرف توجہ کیجیے۔ انصاف کو ہاتھ سے نہ دیجیے ٥

این نادرہ مجموعۂ اقلیم سخن … گل ہائے کلام را بود چین گلشن

افروختہ از بیاض و عارض حور … دل سوختہ از سواد او مشک ختن

یاد رہے کہ اگر ملا زمان والا نفیس یا بعد اختیار ان دولت سے کوئی شخص جواب الجواب
کی طرف توجہ فرمائیگا۔ بندہ ناچیز خدمت گذاری سے ہرگز پہلوتہی نکریگا۔ ٥

معذور بود بنالہ بلبل … جائیکہ گل و بہار باشد

می حاجت نیست مستیم را … در چشم تو تا خمار باشد

وما توفیقی الا باللہ وہو حسبی ونعم الوکیل۔ بدعت لغۃ نو پیدا کو کہتے ہین مطلقاً یا
علی غیر مثال سابق۔ حق تعالی جل شانہ ایک مقام پر فرماتا ہے۔ بدیع السموات
والارض۔ مدارک مین ہے۔ ای مخترعہا ومبدعہا لا علی مثال سابق۔ دوسری جگہ
فرماتا ہے۔ قل ما کنت بدعا من الرسل۔ مدارک مین ہے۔ المعنی انی لست باول
مرسل۔ ان دونو مقام مین معنی لغوی مراد ہین۔ پھر شرعاً اسکے ایسے معنی ٹھہرائے گئے
جو لغوی معنی کا ایک فرد ہے۔ علمانے حسب مصالح واغراض شرعی مختلف طور پر
اسکی تعریف کی۔ بعضون نے عام تعریف کی جس سے بدعت کا لفظ ایسا جامع ہو گیا

جسکی تحت مین متعدد مختلف اقسام نکلے اور سنت حکمیہ بھی ایک قسم بدعت سے
ٹھہری۔ بعضون نے اسقدر قیدین بڑھائین جس سے بدعت کا انحصار سیئہ
مین رہ گیا اور سنت حکمیہ کو بدعت باقسامہا سے خارج کیا۔ بعضون نے تمامی
سنت حکمیہ کو بلکہ بعض بعض سنت اصلیہ کو بھی بدعت مذمومہ سیئہ مین داخل کیا۔
یہی بیشتر وہابیون کا مسلک مجمع علیہ ہو رہا ہی۔ صاحب ایضاح کو اس پہ
پلے درجے کا اصرار ہی۔ یہ نہین سمجھتے کہ یہ مسلک جمہور محدثین کے خلاف ہی
سوا اسکے اسمین بہت سی خرابیان ہین جنکے خوف سے مسلک محدثین کیطرف
آدمی چار ناچار رجوع کرتا ہی۔ خدا کی مار ایسے معنی پر جس سے صحابہ کے افعال
بدعت سیئہ ہوجائین۔ مسلک مختار جمہور علماے محدثین یہ ہی کہ جو امر دینی کہ بعد
زمانہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدا ہوا اگر موافق اصول شرع کے ہی اوسے
بدعت حسنہ کہتے ہین۔ عام ازینکہ زمانہ صحابہ مین ہو یا زمانہ تابعین مین۔
یا اوسکے بعد اگر مخالف ہو اوسے بدعت سیئہ کہتے ہین۔ اس کے لیے بھی کسی زمانہ
کی قید نہین۔ اسی مسلک پہ بدعت پانچ قسم ہوئی۔ واجب۔ حرام۔ مندوب
مکروہ۔ مباح۔ بدعت قبیحہ کو بدعت ضلالہ۔ بدعت حسنہ کو بدعت ہدی و
سنت حکمیہ بھی کہتے ہین۔ بعض علما کا مسلک یہ ہی کہ جو چیز خلاف شرع حادث
ہو اور وہ دینیات سے سمجھی جاتی ہو بدعت ہی۔ اسی بدعت کو صاحب مسلک اول
بدعت مذمومہ سمجھتے ہین۔ ان دونون مسلک کا مآل ایک ہی۔ اس لیے کہ
مسلک ثانی پر بدعت حسنہ کو داخل سنت سمجھتے ہین۔ پھر نزاع لفظی ٹھہری
چنانچہ تقویۃ الایمان مین اسکی تصریح موجود ہی۔ پھر اسے نزاع معنوی ٹھہرانا
خصوصا ایسی صورت مین کہ قرآن و حدیث مین بدعت کا اطلاق حسنہ پر
آیا ہو ناحق آپ کو تاویلات باردہ کی دلدل مین پھنسانا ہی۔ حق تعالی

جل شانہ فرماتا ہے۔ ورہبانیۃ ابتدعوہا ما کتبناہا علیہم الا ابتغاء رضوان اللہ یہان
بدعت سے صریح بدعت حسنہ مراد ہے۔ رہبانیت کو بنی اسرائیل نے اپنی طرف سے
ایجاد کیا تھا۔ جو لوگ اپنے محدث طریقے پر قائم رہے مثاب ہوئے جو اسکی رعایت
نہ کرسکے فاسق ٹھہرے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تراویح کی جماعت و التزام کے
مقدمہ مین فرماتے ہین نعمت البدعۃ ہذہ۔ یہ کون کہتا ہے کہ احادیث مین بدعت کا
اطلاق سیئہ پر نہین آیا ہے بے شک آیا ہے اور متعدد احادیث مین آیا ہے اسی لیے
ہم بدعت کی ایسی جامع تعریف کرتے ہین۔ جو حسنہ و سیئہ پر حاوی ہو۔
کسی تعریف کو کسی خاص قسم مین منحصر رکھنا تعریف مین بہت بڑا بٹہ لگاتا ہے۔
تعریف کو چاہیے کہ تمام اقسام کی جامع ہو نہ کہ ادھوری لنڈوری رہی۔ ایضاح الحق
الصریح فی احکام المحدث الحسن والقبیح مین ہم بعض حضرات نے تو غضب ہی کیا۔
حضرت عمر کو بصاف و صریح خاطی ٹھہرا دیا۔ فتاوی الرشیدیہ کے مسائل ملحقہ مین
لکھتے ہین۔ واما قولہ نعم البدعۃ فلیس فی البدعۃ ما یمدح بل کل بدعۃ ضلالۃ۔
پھر نہایت بیباکی سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو مخترع بدعت ضلالہ ٹھہرایا۔
نعوذ باللہ منہ۔ عبارت اوسکی بقدر ضرورت یہان لکھی جاتی ہے۔ لیس المراد
بسنۃ الخلفاء الا طریقتہم الموافقۃ لطریقتہ من جہاد الاعداء وتقویۃ شعائر الدین ونحوہا
ومعلوم من قواعد الشریعۃ انہ لیس لخلیفۃ راشد ان یشرع طریقۃ غیر ما کان علیہ النبی ثم
ان عمر نفسہ الخلیفۃ الراشد سمی ما رآہ من تجمیع صلوٰۃ بدعۃ ولم یقل انہا سنۃ۔ اس
تقریر سے صاف ظاہر ہے کہ اس شخص نے جماعت تراویح کو مخالف حکم سرور عالم
صلی اللہ علیہ وسلم سمجھ کے اسپر اطلاق سنت کا ناجائز خیال کیا ہے۔ طرفہ یہ ہے
کہ شیخ عبد الحق محدث دہلوی قدس سرہ کلمۃ الحق مین لکھتے ہین پس عزیمت درانست کہ از اول تعریف بدعت
چنان کنند کہ دران ضرورت بتقسیم نیفتد و بدعت علی اطلاقہا ضلالت صرفہ باشد

یعنی بدعت آنست کہ بعد قرون ثلاثہ فاحشہ مشہود لہا بالخیر بوجود آرد وہ اصلش از کتاب و سنت معلوم نشد وسندش بہ ثبوت نہ پیوستہ چہ ظاہر و چہ خفی وچہ ملفوظاً وچہ مستنبطاً ان دونون کلام مین صریح تضاد ہی اس لیے کہ بحکم انتقاد جسکو بدعت کہتے ہین۔ اورا وسپر سنت کا اطلاق جائز نہین کلمۃ الحق کی تقریر سے اوسکو بدعت نہین کہہ سکتے۔ ہ

متصف دو صفتو نمین ہین وہ دونو متعارض پھول خوشبو ہین جلا دینے مین انکار ہین

طرفہ یہ ہی کہ ایک مقام پر تکملہ انتقاد مین ہی۔ ان البدعۃ ہی التی ترفع السنۃ مثلہا والتی لاترفع شیئا منہا فلیست ہی من البدعۃ فی شئی بل ہو مباح الاصل تعریف بھی کلمۃ الحق سے منافی ہی۔ حالانکہ اس پر بہت کچھ ناز کیا ہی۔ اس پر مستزاد یہ ہی کہ اوسی تکملہ مین تفہیمات کی تقسیم جسکا ذکر الضیاح کے جواب مین آئیگا احسن تقاسیم سے لکھی گئی ہی اس تقسیم سے تراویح بدعت حسنہ قرار پائی ہی جو بحکم تکملہ بدعت ضلالہ ہی کما مر۔ غرض جناب کلمۃ الحق کی جہانتک تعریف کیجیے کم ہی انتہی۔ جب یہ مقدمہ ممہد ہوچکا تو اصل مطلب کو بیان کیا چاہتا ہون ملاحظہ فرمائیے مجلس میلاد سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم جو بلاد عرب و روم و شام و ترکستان و ہند و سندہ مین شائع و ذائع ہی سنت حکمیہ ہی۔ ابتدا اسکی زمانہ خیر القرون ہی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ایک روز وقائع ولادت باسعادت بیان فرماتے تھے۔ قوم اس ذکر سے خوش ہوتی۔ اور خداوند اقدس کی تعریف کرتی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتی تھی۔ کہ اتفاقاً آپ تشریف لائے اور فرمایا حلت لکم شفاعتی۔ حضرت ابو الدرداء سے مروی ہی کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عامر انصاری کے مکان کو تشریف لیگئے۔ عامر انصاری وقائع ولادت باسعادت اپنے قبیلہ کو سکھاتے تھے۔ اور کہتے تھے ہذا الیوم ہذا الیوم۔ آپ نے فرمایا خداوند عالم نے تمہارے لیے دروازے رحمت کے کھول دیے اور فرشتے سب کے سب تمہارے لیے طلب مغفرت کرتے ہین

جو تمھارے طور پر وقائع ولادت بیان کریگا تمھاری طرح اوسکو نجات نملے گی۔ چنانچہ مولانا شیخ ابو الخطاب نے رسالہ تنویر مین لکھا ہی۔ پھر علماء متاخرین نے اجتماع ناس و احتفال کا طریقہ بڑھایا۔ عمر بن محمد ملا نے جو مشہور عالم اور ولی تھے موصل مین اسے رواج دیا باقتدا اونکے سلطان مظفر الدین اربل مرد متقی صالح نے مجلس میلاد کو دھوم دھام سے رواج دیا۔ بڑے بڑے علماے محدثین نے اوسپر صاد کیا۔ علامہ سیوطی فرماتے ہین۔ قد تقدم انہ احدثہ ملک عادل عالم وقصد بہ التقرب الی اللہ عز وجل وحضر عندہ العلماء الصالحون من غیر نکیر وارتضاہ ابن دحیہ وصنف لہ من اجلہ کتابا فہولاء علماء متدینون رضوہ واقروہ ولم ینکروہ۔ ملازمان نے کمال تعصب سے ایسی مبارک مجلس کا سماں ہولی کا باندھا ہی جیسے ہندوستان مین ہنود کرتے ہین۔ ار ر ر ر ر ر کبیر کی جگہ سلطان کو سیکڑون گالیان دین فاسق فاجر معلن بالفسق مجہول الکیفیت مبتدع بیدین ہوا پرست کہ گذرے۔

پس مردن بھی پہنچا ہون نالا اونکے ہاتھون سے | بجاتے ہین پپیہا جنون لٹکے میری گل کا

خیر مین آپ کو کچھ برا بھلا نہین کہتا اور نہ میری یہ عادت ہی۔ ہان اس قدر بمجبوری عرض کرتا ہون۔ کہ مومن کو اس قسم سے یاد کرنا فسق ہی یا نہین

ز تو ناز و ادا و عشوہ و نامہربانیہا | ز من عجز و نیاز و بندگی جانفشانیہا

ہان جناب اس مقام پر چند امر عرض کرتا ہون متوجہ ہو کر سنیے۔

پہلا امر۔ آپ نے ان خرافات کی نسبت تاریخ ابن خلکان کی طرف حوالت کی ہی جو ایک مشہور و متداول کتاب ہی۔ حالانکہ یہ کتاب سلطان کے مدائح سے مالامال ہی چنانچہ ابن خلکان محاسن عدیدہ کا ذکر کرکے لکھتے ہین۔ ولو استقصیت فی تعداد محاسنہ لطال الکتاب

دوسرا امر۔ آپ نے سبط بن جوزی کی اس عبارت کو حکی من حضر سماط المظفر فی بعض الموالید انہ عد فی ذلک السماط خمستہ آلاف غنم مشوی وعشرۃ آلاف دجاجۃ ومائۃ الف زبدیۃ وثلثین الف صحن حلوا وتعمل للصوفیۃ سماعا من الظہر الی الفجر

ویرقص بنفسہ وکان یصرف علی المولد کل سنۃ ثلث مأتہ الف دینار کو مرآۃ الجنان سے
نقل کیا ہے۔ اگر اسی طرح کتاب کے نام بھی اپنی طرف سے گڑھے جاینگے تو پھر اعتبار نقل کیا رہا
کشف الظنون مین ہے۔ مرآۃ الجنان فی معرفۃ ما تغیر من حوادث الزمان وتقلب
احوال الزمان وتبصرۃ لکل اعیان مولف کبیر الحجم فی التاریخ مرتب علی ترتیب السنین ذکر
فیہ وقائع عجیبۃ وامور اغریبۃ تالیف ابی عبد اللہ الامام محمد بن الحسین بن سعد الیافعی
الیمنی۔ طرفہ یہ ہے کہ قرۃ العیون مین بھی اس غلطی کی اصلاح نہ کی گئی۔ مجھے اس مقدمہ
مین مخاطب سے زیادہ شکایت نہین بلکہ ایسے لوگون سے ہے جو
قرۃ العیون کی تالیف مین ہزارون روپے کھا بیٹھے۔ ہ

بات جب کرتے ہین ہم منکر کا پھر جاتا ہے منہ
یہ تھپیڑا دیو کا ہے یا ہماری بات ہے

اس مقام پر مجھے یہ بھی پوچھنا ہے کہ ابن جوزی کی تحریر سے کیون تجاہل کیا گیا
مولد مین اس عالی رتبہ محدث کا ایک رسالہ مستقلہ نہایت مشہور ہے۔
تیسرا امر۔ آپ نے سماع کے عدم جواز پر ہزارون تو طیہ باندھے
کبھی ملاہی کہا کبھی تغنی۔ پھر کیا کہنا تھا معصیت کبیرہ کو حرام سے ترقی کرکے
کفر تک پہونچا یا۔ اگر آپ انصاف یا تحقیق کے پابند نہین جو کچھ
چاہیے تحریر فرمائیے۔ جسے جسے چاہیے فاسق فاجر بنائیے۔ ہ

علی ہذا وس پیرو کی سیر مین آج گلگون ہے
نہین معلوم کس بیچارے پر عزم شب خون ہے

بہار حسن جانان نے کیا یہ رنگ گلشن کا
کہ جابے برگ گل ہر غنچے مین اک قطرۂ خون ہے

اصطلاح مین سماع خوش آواز سے گانے کو کہتے ہین۔ یہی معنی لغوی تغنی کے
ہین۔ قاموس مین ہے۔ الغناء من الصوت ما طرب بہ۔ غنا ... گٹکری
لینے کو کہتے ہین۔ جامع الرموز مین ہے عرفا ترد ید الصوت بالالحان فی الشعر
جو گانا بے تکلف و بدون پابندی علم موسیقی کے کسی خوش آواز کی زبان سے ہو

اوسے سماع کہتے ہین جسمین ضرورت پابندی علم موسیقی کی ہو وہ غنا ہی یہ
مسئلہ خلافی ہی راجح واقوی یہی ہی کہ سماع بے مزامیر ہو امارد ومنسوان کی زبان سے
نہ ہو بلکہ بشرائط صوفیہ صافیہ ہو جائز ہی صوفیہ صافیہ علیہم الرحمۃ نے اسی قسم کا گانا
سنا ہی قرع الاسماع باختلاف اقوال المشائخ واحوالہم فی السماع مین شیخ عبد الحق محدث
دہلوی نے اقوال واحوال مشائخ طریقت کے بہت کچھہ لکھے ہین اوس سے
یہ بات معلوم ہوتی ہی کہ اگرچہ بعض بعض مشائخ نے سماع سے انکار کیا ہی لیکن
اکثر مشائخ جو مقتدائے دین سمجھے جاتے ہین سماع کو جائز سمجھتے تھے اس بحث
کے متعلق تھوڑی سی عبارت رسالہ مذکورہ کی بطور اختصار لکھا چاہتا ہون ؎

عیب می جملہ چو گفتی ہنرش نیز بگو — نفی حکمت مکن از بہر دل عامی چند

اوس رسالہ مین ہی شیخ اوحد الدین در ملازمت شیخ شہاب الدین قدس سرہ آمد
وسماع طلبید شیخ اورا بدان اجازت داد وخود مشغول بہ نماز شد وقتی قوالی بخدمت
شیخ بہاء الدین زکریا قدس سرہ آمد وگفت بخدمت شیخ شہاب الدین بودم وقصیدہ
نزد او خواندم وشیخ ازان ذوق گرفت وحال کرد شیخ بہاء الدین در حجرہ در آمدند
وچراغ راکشتہ وقوال را فرمودند آن قصیدہ خواندن گرفت وحال نمودند وذوق کر
بعضی مردم این حکایت را غریب شمارند وہیچ غرابت ندارد اگر قصیدہ مشتمل بر ذکر احوال
محبت ومقامات محبان کہ باعث بر شوق ومحبت وحضور دل ورفع خواطر وقوت باعثہ
حقانیہ گردد بشنوند وذوق گیرند چہ نقصان دارد بعد ازان کہ معلوم شد کہ اصل
حسن صوت علی الاطلاق حرام ومکروہ نیست بالاتر ازین حکایتی ست کہ در تکملہ
نوشتہ اند کہ جماعت صوفیہ در خدمت حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ حاضر بودند
قوال شعری انشاد کرد آن حضرت را حال شد وبطیران در آمدند وازانجا ہم بطریق
طیران در خانقاہ خود حاضر شدند ونیز می آرند کہ شیخ عز الدین عبد السلام کہ از

اعیان اکابر ائمۂ مذہب شافعی و مقتدایان ایشانست بسی بزرگ و عالی قدر ست
دراول حال براہ مباینت و انکار مشرب درویشان میرفت و چون حضرت شیخ
ابو الحسن شاذلی قدس سرہ از زیارت حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم باز آمد
نزد شیخ عز الدین عبد السلام رفت و گفت رسول اللہ صلعم ترا سلام گفت شیخ عز الدین را
بہ شنیدن این کلام حالی درگرفت و از خود رفت پس ازان با مشائخ صوفیہ براہ
اعتقاد و انقیاد می رفت بحدی کہ در مجلس سماع ایشان نیز حاضر می شد این حکایت
صحیحت و ثقات آنرا روایت کردہ اند شیخ الاسلام عبد اللہ انصاری قدس سرہ
گفتہ کہ ذو النون مصری و شبلی و خراز و نوری و دراج ہمہ در سماع رفتہ اند و بتحقیق پیوستہ
است کہ کبرای چشتیہ سماع می شنیدند ولیکن با حتیاط و شرائط و آداب و بیشتر اوقات در
خلوت می شنیدند و گویند در عہد دولت قطب الواصلین خواجہ قطب الدین بختیار
کاکی قدس سرہ درویشان روزہ طی میگرفتند و ریاضت می کشیدند پس ازان در
موسم اعراس مشائخ عزیزان سماع می شنیدند و مشہور ست کہ رحلت خواجہ ہم در ضعف
و بیماری ست کہ در مجلس سماع حادث شدہ بود چنانچہ امیر حسن
دہلوی نیز در غزل خود اشارتے باین قصہ کردہ است

جان بہرین یک سیت داد ست آن بزرگ | آری این گوہر ز کان دیگر ست
کشتگان خنجر تسلیم را | ہر زمان از غیب جان دیگر ست

قاضی حمید الدین ناگوری را در سماع غلوی تمام بود و حضرت شیخ فرید الدین
شکر گنج قدس سرہ درباب سماع و اختلاف مردم فرمودہ اند سبحان اللہ یکی بسوخت
و خاکستری شد دیگری ہنوز در اختلاف ست و در زمان سلطان المشائخ رح
این کار رواج دیگر یافت ۔ سماع جو ٹھیک صوفیہ کے طور سے ہے
شرائط احیاء و شرح عین العلم ملا علی قاری ہین لکھے گئے ہین وہ ہرگز حرام

یا کبیرہ نہیں۔ نہ اوسکا ہیچ کافر ہی اسی رسالہ مین ہے۔ دعوی برحرمت سماع علی الاطلاق و وجود دلیل قطعی بر حرمت آن چنانچہ بر زنا و شرب خمر و دیگر معاصی ست چنانچہ بعض متفقہ گویند مکابرہ است حق آن ست واللہ اعلم کہ در شرع دلیل قطعی نیست چنانکہ بر اباحت او نیست بر حرمت او لذاتہ نیز نیست در قوۃ القلوب میگوید اگر با طلاق سماع و محل آن یعنی بے تقیید بعضے انواع و تفصیل در احوال سامعان منکر شویم لازم آید انکار بسی صدیقان مثل امام محمد غزالی رحمہ اللہ درین مسئلہ برین جانب ست انتہی۔ بالفعل مجھے آج تک آپ سے ملنے کا اتفاق نہیں ہوا مگر سنتا ہون کہ آپ کو فقیرون سے محبت و عقیدہ ہے۔ کلو شاہ مرحوم جو ایک مجذوب فقیر کبھی کبھی سکندر پور مین رہتے تھے آپکو اونکی خدمت مین عقیدہ تھا حضرت شاہ طیب بنارسی قدس سرہ کے عرس مین بھی آپ حاضر ہوا کرتے ہین۔ اور آپ کی کسی تالیف مین سالکین طریقت کی عالی خدمت مین گستاخی نہین دیکھی گئی۔ سنتا ہون کہ مثنوی مولانا روم کی شرح بھی آپ لکھواتے ہین۔ اس لیے بہت سے اقوال و احوال صوفیہ صافیہ مثنے اس کتاب کو لکھا ہے گو کبھی دیکھا نہیں مثنے تجھے اے گل مگر ہر طرف سے آئی اس گلشن میں تیری بو مجھے مثنوی مولانا روم تو بارہا آپ کے ملاحظہ سے گذری ہے دیکھیے۔

مولانا کس وضوح و صفائی سے فرماتے ہین ؎

پس حکیمان گفتہ اند این لحنہا	از دوار چرخ بگرفتیم ما
بانگ گردشہای چرخست اینکہ خلق	می سرایندش بطنبور و بحلق
پس غذای عاشقان باشد سماع	کہ درو باشد خیال اجتماع
قوتے گیرد خیالات ضمیر	بلکہ صورت گیرد آن بانگ صفیر

جب مسئلہ سماع کی یہ کیفیت ہے تو سماع صوفیہ صافیہ جو نامشروعات سے خالی ہو منکرات کا اوسمین دخل نہو شرائط سماع اوسمین پورے پورے پائے جاتے ہون باتفاق علما ہرگز معصیت یا حرام یا کفر نہیں نہ اوس پر تغنی کا اطلاق صحیح ہو سکتا ہے

اگر آپ کو اس پر اصرار ہی تو مجھے خس کے برابر اوسکی پروا نہین ہے

دنیا طلبا بجهان بکاست باداوان جیفہ مردار بدامست بادا

گفتی کہ بنزد من حرامست سماعگر بر تو حرامست حرامست بادا

جب سلطان خود صوفی مشرب تھا اور صوفیہ کے لیے مجلس سماع منعقد کرتا تھا۔ سلطان کو اس سے وجد ہوتا تھا تو لامحالہ یہ مجلس بلا شائبہ منکرات صوفیہ کی شرائط پر تھی۔ ابن خلکان کو پھر ملاحظہ فرمائیے دیکھیے جو کچھ ہم عرض کرتے ہین ٹھیک ہی یا نہین اور اوسمین یہ لکھا ہی یا نہین ولم یکن لہ لذة سوے السماع فانہ کان لایتعاطے المنکر ولایمکن من ادخالہ الی البلد ہے

آینہ لیکر گل رعنا کی پھر دیکھو بہارپہلے گال اپنے لگالون مین تمہارے گال سے

چوتھا امر۔ آپ کہتے ہین کہ نہ کہا جاے کہ یہ عمل حرمین شریفین مین معمول اور مروج ہی۔ اور فعل حرمین ہمارے لیے حجت ہی۔ اس لیے کہ عمل حرمین ہمارے لیے جبھی تک حجت ہی کہ مخالف نہو سنت کے والا کچھہ نہین بلکہ رد ہی۔ پھر آپنے اپنے کسی معاصر کا فتوی لکھا ہی وہ الول جلول طور پر لکھتا ہی۔ کہ ملا علی قاری در بدعات حرمین محترمین رسالہ مستقل تصنیف کردہ وصاحب بحر عمیق درین کتاب در بیان مناسک حج جابجا بدعتہاے آن بقعۂ شریفہ را یاد کردہ۔ اوسکے بعد لکھا ہی۔ کہ صلوة الرغائب بدعت ہی۔ اوسکے بعد ملا زمان نے تحریر فرمایا ہی۔ کہ مجلس مولود حرمین کے رواج سے مسئلہ اجماعی نہین اسکے اثبات کو ایضاح کی لمبی عبارت لکھی گئی ہی۔ ہم کہتے ہین کہ آپ کی پوری تقریر ہمارے مدعا کے خلاف نہین۔ بلکہ ایک طرح سے مفید ہی۔ اس لیے کہ ہم کب کہتے ہین کہ عمل میلاد مخالف سنت ہی۔ اگر مخالف سنت ہوتا تو ملا علی قاری یا کوئی دوسرے بزرگ بدعات حرمین مین اسے ضرور لکھتے۔ ملا علی قاری کا اسکے جواز مین ایک رسالہ مستقلہ ہی جو مخالفین کے مقابلہ مین ہمیشہ پیش کیا گیا۔

اگر ملا کا کلام قابل تسلیم ہی تو لیجیے جھگڑا چک گیا۔

اب تو نالو کو بھی جا تا نہین اثر کا وقت ہی ۔۔۔ جل رہے ہین دھوپ مین ہم دوپہر کا وقت ہی

صاحب ایضاح کی عبارت منقولہ مین ہی کہ مراد از راہ مومنین در آیۂ کریمہ مذکورہ امورِ است

کہ مومن آنرا از جہت ایمان اخذ کردہ باشند نہ از جہت رسم و عادت و آن مسائل اجماعیہ ست

نہ رسوم مروجہ چنانچہ حدیث ما رآہ المومنون حسنا فہو عند اللہ حسن۔ بر آن دلالت

می دارد چہ ما رآہ المومنون فرمودہ اند۔ نہ ما تعامل بہ المسلمون۔ پس معنی حدیث

چنین باشد کہ چیزی را کہ مسلمین از جہت اسلام یعنی از جہت انقیاد پیغمبر صلی اللہ علیہ

وسلم واتباع اوامر او نہ از جہت رسم و عادت نیک دانند پس آن چیز نزدیک

خدا نیک ست۔ و اما آنکہ ہر رسمے کہ در قرنے از قرون متاخرہ رواج پذیر شدہ باشد

در سنت مندرج گردد پس باطل محض ست۔ اس سے مجلس مولد کا امر اجماعی ہونا ثابت

ہوتا ہی۔ اس لیے کہ یہ من قبیل ما رآہ المومنون حسنا الحدیث ہی رسم و عادت کو اس مین

کسی طرح دخل نہین۔ الحمد للہ کہ کلمۂ حق آپ کی زبان پر جاری ہی۔ عبارت

ایسی لکھی گئی جو سراسر ہمارے مدعا کے موافق ہی۔

وہ مست ہون مری ٹھوکر لگے جو پیاقی ۔۔۔ شراب سنگ سے نکلے شرار کے بدلے

ملاحظہ فرمایئے علماے محدثین نے مجلس میلاد کے لیے متعدد طور پر استخراج اصول کیا ہی۔

پہلی اصل۔ حدیث صحیح مین ہی۔ کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینۂ منورہ کو

تشریف فرما ہوے یہود کو دیکھا کہ دسوین محرم الحرام کو روزہ رکھتے ہین۔

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وجہ پوچھی یہود نے عرض کیا کہ اس دن اللہ تعالی نے

فرعون کو غرق کیا ہی۔ اور حضرت موسی کو نجات دی ہی۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

فرمایا ہم اسکے زیادہ تر مستحق ہین۔ پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم عاشورہ کے دن

روزہ رکھتے تھے۔ اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہی کہ جس تاریخ کو اللہ تعالی خاص

ت فرماے جسکا اثر عام بندون پر ہو تو بطریق دورہ سال کے اوس
ت کرنا جس سے خدا کا شکر ادا ہوتا ہی جائز ہی جب یہ امر مسلم ہوا تو بارھوین
و جسمین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوے ہمارے لیے جس سے
مت نہین مجلس مولود کا منعقد کرنا بلحاظ اداے شکر باری کے
گا شیخ الاسلام حافظ ابو الفضل ابن حجر عسقلانی فرماتے ہین۔ قد ظہر فی تخریجہا
علی اصل ثابت وہو ما ثبت فی الصحیحین من ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قدم المدینۃ فوجد
الیہود یصومون یوم عاشوراء فسألہم فقالوا ہو یوم اغرق اللہ فیہ فرعون ونجا موسی فنحن نصومہ
شکرا للہ تعالی فیستفاد منہ فعل الشکر للہ تعالی علی ما من بہ فی یوم معین من اسداء نعمۃ ودفع
نقمۃ ویعاد ذلک فی نظیر ذلک الیوم من کل سنۃ والشکر للہ تعالی یحصل بانواع
العبادات کالسجود والصیام والصدقۃ والتلاوۃ وای نعمۃ اعظم من النعمۃ بمولد ہذا النبی
نبی الرحمۃ صلی اللہ علیہ وسلم۔ مخالفین جب علامہ کی اس تخریج کو دیکھکے سرنگون
ہوے تو سوچتے سوچتے یہ کہہ اوٹھے کہ عسقلانی کی کسی کتاب مین اسکا ذکر نہین۔
سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ وبحمدہ۔ مستقل فتوی کو کسی کتاب مین درج کرنے کی
ضرورت کیا ہی اسے خود ایک رسالہ سمجھنا چاہیے۔ بر تقدیر تسلیم اگر یہ فتوی علامہ کی
کسی کتاب مین درج نہ کیا گیا تو کیا نامعتبر ہو سکتا ہی۔ اگر ایسا ہی ہی تو کسی عالم کا فتوی
جب تک اونکی کسی کتاب مین نہ دیکھہ لیا جاے قابل اعتبار نہین ہو سکتا۔ اعتبار کا
یہ عجب طریقہ گڑھا گیا ہی جو نہ دیدہ ہی نہ شنید۔ جب علامہ سیوطی سا محدث اسکا ناقل ہو تو
پھر شبہ کا مقام نرہا سخن پروری امر آخر ہی۔ اگر اس قسم کی نقل پر اعتماد نہ کیا جاے اور
علماے دین کی تدلیس کا مظنہ ہو تو اس سے عموماً علم حدیث وفقہ پر
بہت بڑا صدمہ پونہچتا ہی۔ اس سے تو بہتر یہ تھا کہ خاص علامہ ابن حجر
عسقلانی یا علامہ سیوطی رحمہما اللہ تعالی کی جلالت کا انکار کیا جاتا۔

دوسری اصل — مروی ہی کہ حضرت عباس بن عبد المطلب نے ابولہب کو خواب مین دیکھا پوچھا تمھارا کیا حال ہی ابولہب نے کہا آگ مین جلتا ہون مگر شب یکشنبہ کو تخفیف ہو جاتی ہی۔ ثویبہ نے جب مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تولد اور دودھ پلانے کی بشارت دی مینے اوسے آزاد کر دیا تھا اسکے صلہ مین ان دونون انگلیون کے درمیان سے تھوڑا سا پانی بقدر سر انگشت کے نکلتا ہی جسے چوستا ہون۔ جب ولادت کی خوشی سے ایسے کافر کے عذاب مین فی الجملہ تخفیف ہوتی ہی تو مجلس مولود کا انعقاد اسی خوشی کے اظہار مین ہی لامحالہ موجب ثواب ہی۔ حافظ شمس الدین بن جزری عرف التعریف بالمولد الشریف مین تحریر فرماتے ہین۔ انہ قد رئی ابولہب فی النوم فقیل لہ ما حالک فقال فی النار الا انہ یخفف علی کل لیلۃ اثنین وامص من بین اصبعی ہاتین ماء بقدر ہذا واشار برأس اصبعہ وان ذلک باعتاقی ثویبۃ عند ما بشرتنی بولادۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وبارضاعہا لہ فاذا کان ابولہب الکافر الذی نزل القرآن بذمہ جوزی فی النار بفرحہ بمولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم فما حال المسلم الموحد من امتہ صلی اللہ علیہ وسلم لعمری انما یکون جزاءہ من المولی الکریم ان یدخلہ بفضلہ جنات النعیم۔ مخالفین نے اس اصل پر بہت سے شبہے وارد کیے ہین

پہلا شبہہ یہ حدیث مرسل ہی راوی اسکا عروہ ہی جسنے اپنے راوی کا نام نہین ذکر کیا اس قسم کی حدیث شافعیہ کے نزدیک قابل احتجاج نہین۔

جواب امام شافعی کے نزدیک حدیث مرسل اگر قوی ہوگئی ہو باسناد یا بارسال ساتھ اختلاف شیوخ کے دوسرے طریق سے یا بقول صحابی یا بقول اکثر علما کے یا معلوم ہوگیا ہو کہ مرسل اوسکا وہ شخص ہی جو غیر ثقہ سے ارسال نہین کرتا تو مقبول ہی ورنہ نہین تو غیر مقبول۔ اور امام شافعی نے حدیث مرسل کے مقبول ہونے مین یہ بھی قید لگائی ہی کہ مرسل اوسکا کبار تابعین سے ہو اور ابن ابان کے نزدیک حدیث مرسل قرون ثلثہ کی مقبول ہی غیر قرون ثلثہ کی اوس وقت مقبول ہی جب مرسل اوسکا ائمہ

نقل سے ہو پھر عروہ کا ارسال ائمۂ ثلثہ کے مذہب پر بلا تامل مقبول ہوا اور شافعی کے نزدیک بھی مقبول ہوسکتا ہی اس لیے کہ اکثر علما اس حدیث کے قائل ہین۔ اور عروہ غیر ثقہ سے روایت نہین کرتے

دوسرا شبہہ بر تقدیر تسلیم حضرت عباس نے یہ خواب جاہلیت مین دیکھا گو پھر قابل احتجاج ہا

جواب یہ خواب جاہلیت کا تو معلوم نہین ہوتا اس لیے کہ اگر حضرت عباس مسلمان نہوتے اور ابولہب کے ناری ہونے پر اونکو یقین نہوتا تو ابھی اوسے نفع پاتے جیسا کہ حدیث مین ہی۔ ایک سال تک خواب مین دیکھنے کی دعا نہ کرتے اور نہ ائمۂ حدیث اس قسم کے خواب کی روایت کرتے

تیسرا شبہہ بر تقدیر تسلیم ہر خواب صحیح التعبیر نہین ہوتا چنانچہ یہ خواب بھی اسی قسم کا ہی

جواب جس خواب کے سچا سمجھنے سے کسی قسم کی مخالفت شرع لازم آتی ہو وہ صحیح التعبیر نہین ہوسکتا بلکہ اوسکی تعبیر مین تاویل کی احتیاج داعی ہوتی ہی مگر یہ خواب اس قسم کا نہین ہی کہ اگر ظاہر پر محمول کیا جاے تو کسی قسم کا محذور شرعی لازم آے کفار کے لیے تخفیف عذاب شرعا ممکن ہی

چوتھا شبہہ بر تقدیر تسلیم خواب غیر نبی نہ قابل حجت ہی نہ احکام شرعی کا مثبت

جواب یہ قول عام طور پر قابل تسلیم نہین اس لیے کہ خود صحابہ نے خواب سے احتجاج کیا ہی۔ سرور المحزون مین ہی۔ اختلاف کردند اصحاب در انکہ در حال غسل جامہ ہا از تن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بر کنند یا با جامہ ہا غسل دہند پس حق تعالی بر ایشان خواب را مسلط کرد و گوینده که نمی دانستند که کیست گفت غسل دہید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم را در جامہ ہاے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس بیدار شدند و ہمچنان کردند

پانچوان شبہہ اعمال صالحہ جو آخرت مین نجات دینے والے ہین اونکے لیے ایمان شرط ہی کافر کے لیے نجات نہین ہوسکتی۔

جواب نجات وتخفیف مین بہت بڑا فرق ہی احسان کے بدلے کفار کو عذاب سے
بے شک تخفیف ہوتی ہی تفسیر عزیزی مین ہی۔ کافر را بسبب
احسانے کہ بخلق اللہ مے کند در عذاب فی الجملہ تخفیف خواہد شد
چھٹا شبہہ ثبوت ابولہب کے تخفیف عذاب کا اسی کافر فاسق کے
کہنے سے ہی نہ مخبر صادق کے خبر دینے سے اور یہ خبر مخصص معارض کتاب اللہ ہی
جواب باتفاق حنفیہ وشافعیہ مبرات کا ثمرہ کفار کو مل سکتا ہی یعنی اونکو بعض
عذاب سے تخفیف ہو سکتی ہی پہر اگر ابولہب کو کسی قسم کی تخفیف
ہوئی۔ تو کچھہ مضایقہ نہین۔ اور نہ یہ امر کسی آیت کے خلاف ہی چنانچہ
یہ بحث رسالہ صیانۃ الایمان عن قلب الاطمینان مین لکھی گئی ہی
تیسری اصل حدیث صحیح مین ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد نبوت کے
اپنا عقیقہ کیا حالانکہ احادیث سے یہ امر ثابت ہی کہ عبد المطلب عقیقہ کر چکے تھے پہر تکرار
عقیقہ صرف اس خیال سے تھا کہ خداوند عالم تعالی وتقدس نے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو جو پیدا کیا اوسکا شکر ادا ہو۔ اس سے صاف یہ بات ظاہر ہوتی ہی کہ مجلس نبوی
اظہار شکر میلاد کے لیے منعقد کرنا حاضرین کو عمدہ عمدہ کھانے کھلانے درود شریف
پڑھنا مستحبات سے ہی۔ علامہ سیوطی تحریر فرماتے ہین۔ عن انس رضی اللہ عنہ
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم عق عن نفسہ بعد النبوۃ مع انہ قد ورد ان جدہ عبد المطلب
عق عنہ یوم سابع ولادتہ والعقیقۃ لا تعاد مرۃ ثانیۃ فیحمل ذلک علی ان الذی فعل النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فعلہ اظہارا للشکر علی ایجاد اللہ تعالی ایاہ رحمۃ للعالمین وتشریفا
لامتہ کما کان یصلی علی نفسہ لذلک فیستحب لنا ایضا اظہار الشکر بمولدہ صلی اللہ علیہ وسلم
بالاجتماع واطعام الطعام ونحو ذلک من وجوہ القربات واظہار المسرات۔ مولوی
بشیر الدین قنوجی نے بمقتضاے اپنی دیانت کے اس تقریر سے گلوخلاصی کی فکر مین

عجب کام کیا ہی یعنی علامہ کے جواب مین ایک تقریر ناصر فاکہانی کیطرف منسوب کرکے
بیچ رسالہ غائط الکلام کی ہی۔ اگرچہ اس نوع تقریر کا جواب بھی طرح منکرین کے
دل نشین کر سکتا ہون مگر جب تک تصحیح نقل نہو ہمکو جواب کیطرف متوجہ ہونے کی ضرورت نہین
چوتھی **اصل** حدیث صحیح مین ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دوشنبہ کے
روزے کا سوال کیا گیا۔ حضرت نے فرمایا۔ فیہ ولدت وفیہ انزل علیّ جب
دوشنبہ کا روزہ اس وجہ سے مسنون ہوا کہ اسمین سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم
پیدا ہوئے تو اگر بارھوین کو مجلس میلاد کے ذریعہ سے ادائے شکر کیا جاوے تو
نامشروع نہوگا۔ ابن حاج کا قول ہی۔ فانظر الی ما خص اللہ بہ ہذا الشہر الشریف
ویوم الاثنین الا تری ان صوم ہذا الیوم فیہ فضل عظیم لانہ صلی اللہ علیہ وسلم ولد فیہ
فعلی ہذا ینبغی انہ اذا دخل ہذا الشہر الکریم ان یکرم ویعظم ویحترم بالاحترام اللائق بہ اتباعا لہ
صلی اللہ علیہ وسلم فی کونہ یخص الاوقات الفاضلۃ بزیادۃ فعل البر فیہا وکثرۃ الخیرات
فعلی ہذا تعظیم الشہر الشریف انما یکون بزیادۃ الاعمال الزاکیات والصدقات
الی غیر ذلک من القربات۔ جب ذکر سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم حسن للذات ہی
اطعام از قبیل بر وصلہ وصدقات ہی۔ پھر ربیع الاول مین مجلس کا منعقد کرنا
بے شک از قسم اعمال زاکیات ہی۔ یہان ایک شبہہ یون وارد ہوتا ہی۔
کہ ابن حاج تو منکرین سے ہین۔ فکیف یصح الاحتجاج۔ اسکا جواب یہ ہی کہ انکا انکار
ویسا ہی ہی جیسے علامہ شامی صاحب رد المحتار کا۔ یعنی ابن حاج نفس مجلس
نبوی کو نامشروع نہین کہتے بلکہ نامشروعات کے امتزاج کو برا کہتے ہین۔
پانچوین اصل حدیث صحیح مین ہی کہ ایک یہودی نے حضرت عمر رضی اللہ
عنہ سے کہا کہ قرآن شریف مین ایک آیت ہی اگر ہم لوگون پر نازل ہوتی تو ہم
لوگ اوسکو عید کا دن ٹھہراتے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا وہ کونسی آیت ہی

یہود نے کہا۔ الیوم اکملت الآیۃ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مینے خیال کیا تو یہ آیت جمعہ کے دن نازل ہوئی اوس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عرفہ مین کھڑے تھے۔ صحیح بخاری مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہی۔ ان رجلا من الیہود فقال یا امیر المومنین۔ آیۃ من کتابکم تقرؤنہ علینا معشر الیہود لو نزلت لاتخذنا ذلک الیوم عیدًا فقال ای آیۃ فقال الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا فقال عمر قد عرفنا ذلک الیوم والمکان الذی نزلت فیہ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وہو قائم بعرفۃ یوم الجمعۃ۔ اس حدیث سے یہ بات ثابت ہوتی ہی کہ سرور کے دن کو دوام کے لیے عید قرار دینا جائز ہی۔ چونکہ خداوند کریم نے پہلے ہی سے اس آیت کو ایسے دن مین نازل کیا تھا جو عید المومنین ہی اس امر کی ضرورت نہین کہ وہ علحدہ عید کا دن ٹھہرایا جاے۔ غنیۃ الطالبین مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مقولہ کے ذیل مین ہی۔ وکلاہما بحمد اللہ لنا عید ولا یزال ہذا الیوم عید المسلمین ما بقی واحد منہم۔ پھر اگر ماہ و تاریخ ولادت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم مین بطور عید کے ایسے طریق سے خوشی کا اظہار کیا جاے جس سے خداوند کریم کا شکر ادا ہوتا ہو تو ہرگز نامشروع نہوگا۔ یہان منکرین یون شبہہ کرتے ہین کہ حضرت عمر کا جواب موافق فہم وعقل یہودی کے تھا۔ اسکا جواب یہ ہی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایسے مجبور نہ تھے کہ شرع کو چھوڑ کے بجاے اظہار حق یہودی کی عقل کے موافق جواب دیتے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی اسی قسم کا سوال ہوا تھا۔ جوابًا ارشاد ہوا کہ عرفہ سے بڑھکر کون سی عید ہوگی۔ غنیۃ الطالبین مین ہی قال رجل من الیہود لابن عباس رض لو کان ہذا الیوم فینا لاتخذناہ عیدًا فقال ابن عباس رض وای عید اکمل من یوم عرفۃ۔ یہ ممکن نہین کہ وہ صحابی جلیل القدر یہودی کی رعایت سے کتمان امر حق فرماتے۔ اگر ان کی سمجھ مین ایسا دن قابل عید قرار دینے کے نہوتا تو صاف صاف فرماتے کہ شرع مین ایسا دن عید نہین قرار دیا جاتا جس مین خداوند تعالی

عام بندون پر اپنی نعمت خاص فرمائی ہو نہ ایسی نعمت کا بندون پر شکر واجب ہی نعوذ باللہ منہ۔ جب مجلس میلاد کے اصول مستنبطہ بیان کیے گئے تو اب ایک ایک جزو سے بحث کیا چاہتا ہون۔ اہل سنت بارھوین ربیع الاول یا کسی دوسری تاریخ یا مہینے کو کسی پاک وصاف مقام مین جمع ہوتے ہین اونمین سے کوئی عالم باورع درس کہتا ہی چونکہ آیت یا حدیث اسی قسم کی پڑھی جاتی ہی جس مین سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل ومناقب کا بیان ہوتا ہی اس لیے بعد بیان شان نزول وغیرہ کے فضائل ومناقب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم وذکر ولادت باسعادت وحلیہ حلبیہ ومعجزات باہرات کا مذکور ہوتا ہی۔ جب درس تمام ہوتا ہی حضار پر ما حضر تقسیم کرتے ہین۔ یا عمدہ کھانا کھلایا جاتا ہی جسمین امیر وغریب یکسان سمجھے جاتے ہین۔ کبھی قبل انعقاد مجلس کے لوگون کو اطلاع دیجاتی ہی۔ کہ فلان وقت فلان مقام مین مجلس مولود منعقد ہوگی تاکہ نا واقفیت سے کوئی شخص محروم نرہے۔ بعض مجالس مین عود بھی روشن کیجاتی ہی۔ ذکر ولادت کے وقت قیام بھی کرتے ہین۔ اگر یہ مجلس شب کو منعقد ہوتی ہی تو بلحاظ کثرت اجتماع اہل سنت کے چراغ یا شمع یا لمپ یا جھاڑ یا فانوس یا دیوارگیر روشن کرتے ہین۔ اگر لوگ زیادہ جمع ہوے زیادہ اگر کم ہوے کم تا لوگون کو اندھیرے مین تکلیف نہو۔ اہل سنت کے نزدیک سواے ذکر میلاد سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی امر اس محفل کا نہ جزو ہی نہ اوسکے شرائط سے۔ لیکن چونکہ منکرین مجلس میلاد ہیئت کذائیہ سے بحث کرتے ہین اور ہیئت کی تفصیل نہین کرتے اس لیے اونکے زعوم پر اجزا ٹھہراکے ہم ہر ہر جزو سے بحث کرتے ہین۔ اگر وہابی ہیئت کذائیہ کی خود تفصیل کرتے تو مجھے اس کی احتیاج نہوتی۔ ظاہرا اجزا قرار دینے کے لائق چند امر ہین۔ لوگون کو اس امر کی اطلاع کہ فلان تاریخ ومقام پہ ذکر سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہوگا۔ تعیین تاریخ۔ قیام۔ روشنی۔ اطعام۔ ذکر سننے کے لیے لوگون کو بلانا یا اونکو اس امر کی اطلاع دینا کہ فلان تاریخ ومقام پر ذکر مبارک ہوگا

اگر ناجائز ہو تو عموماً وعظ و درس کے مجالس ممنوعات سے ہو جائینگے اس لیے کہ جب تک
ناواقف لوگون کو اس امر کی اطلاع نہ یجائے کہ فلان روز یا تاریخ کو درس ہوگا لوگ
کیونکر جمع ہو سکتے ہین - اور کتب احادیث اس قسم کی اطلاع و تداعی سے مالا مال ہین
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی امر خاص بیان کرنا منظور ہوتا آپ پہلے سے
صحابہ کو اطلاع دیتے - اور سب کو جمع کر کے بیان فرماتے - دیکھیے سنن ابو داؤد
مین کتاب الملاحم مین باب خبر الجساسہ مین فاطمہ بنت قیس سے روایت ہے - سمعت
منادی رسول اللہ ینادی ان الصلوۃ جامعۃ فخرجت فصلیت مع رسول اللہ فلما
قضی صلاتہ جلس علی المنبر وہو یضحک قال لیلزم کل انسان مصلاہ ثم قال ہل تدرون
لم جمعتکم قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال انی ما جمعتکم لرہبۃ ولا لرغبۃ ولاکن جمعتکم ان تمیم
الداری کان رجلا نصرانیا فجاء فبایع واسلم وحدثنی حدیثا توافق الذی حدثتکم عن
الدجال الحدیث - اور ایسا ہی صحیح مسلم مین ہے - دیکھیے جب تمیم داری سے آپ نے
دجال کا حال سنا منادی کرادی کہ آج نماز کے بعد کچھہ ذکر کیا جائیگا - صحابہ جمع
ہو جائین - جب اجتماع ہو گیا آپ نے نماز پڑھہ کے منبر پر ہنستے ہوے جلوس
فرمایا اور مخاطب ہوکے ارشاد کیا کہ سب لوگ اپنی اپنی جگہہ پر رہین - پھر فرمایا
کہ تم لوگ اس امر کو جانتے ہو کہ ہمنے کس لیے تم لوگونکو اکھٹا کیا ہے - صحابہ نے کہا
اللہ ورسولہ اعلم آپ نے فرمایا کہ ہمنے کسی وعید یا وعدہ کا حکم سنانے کو نہین بلایا ہے
بلکہ یہ بات سمجھانے کے لیے بلایا ہے - کہ تمیم داری نصرانی تھے جب وہ مسلمان
ہوے تو اونھون نے دجال کی خبر مجھہ سے اوسی طرح بیان کی جیسی قبل ازین
ہم تمکو اطلاع دے چکے ہین - تعیین ایسا امر نہین ہے جس سے حرمت یا کراہت
لازم آتی ہے اس لیے کہ اعمال و افعال کا وجود بلا تعیین زمانہ و تخصیص فاعل و ہیئت
خاصہ کے ہو نہین سکتا - بلکہ یہ تخصیصات و تعیینات اعمال و افعال کے لازمۃ الوجود

سمجھے جاتے ہین۔ ہان اگر کسی خصوصیت کو جسکی خصوصیت وجوبا یا استحبابا ثابت نہو اور عقلا کچھ خصوصیت اوس فعل سے نہین ہے کہتا ہو کوئی شخص واجب یا مستحب سمجھے اوس مین ہمارا کلام نہین ہے۔ یہ سب جانتے ہین کہ جو شخص کسی کام کو کریگا وہ کام خواہ مخواہ کسی ماہ مین پایا جائیگا اس لیے کہ کوئی فعل اور عمل افعال و اعمال مکلفین سے غیر معین وقت مین تو ہو نہین سکتا۔ پھر اگر تعیین وقت کی شارع کیطرف سے ہے تو اسکی حاجت نہین۔ اگر شارع کیطرف سے نہین ہوئی تو عباد مکلفین ہی کی راے پر بلحاظ قاعدہ اصول ان الاصل فی الافعال الاباحۃ چھوڑ دی گئی ہے عباد مکلفین اوس تعیین کا مرجح ارادہ اور اسباب غیرہ ٹھہرا سکتے ہین ورنہ وقوع فعل کا ممتنع ہوگا۔ علما محدثین نے وجوہ تخصیص کو بھی بیان فرمایا ہے۔ حافظ ابو الفضل بن حجر عسقلانی فتوے جواز مولد مین فرماتے ہین۔ فینبغی ان تحری الیوم بعینہ حتی یطابق قصۃ موسی علیہ السلام فی یوم عاشورا و ان لم یلاحظ ذلک لایبالی بعمل المولد فی ای یوم من الشہر بل توسع قوم فنقلوہ الی یوم السنۃ وفیہ مافیہ۔ شب میلاد کے فضائل ایسے نہین ہین جس مین کسیکو انکار ہو یہ وہ شب ہے خداوند عالم نے جسکی قسم کھائی ہے۔ انسان العیون فی سیرۃ الامین المامون مین ہے۔ وقد اقسم اللہ بلیلۃ مولدہ صلی اللہ علیہ وسلم فی قولہ تعالی والضحی واللیل۔ وقیل اراد باللیل لیلۃ الاسراء ولا مانع ان یکون الاقسام وقع بہما ای استعمل اللیل فیہما۔ یہ وہ شب ہے جو لیلۃ القدر سے بدرجہا افضل ہے اس لیے کہ اولا شب میلاد مین خود سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی اور لیلۃ القدر ایسی شب ہے جو آپ کو عنایت ہوئی پھر ان دونون مین آسمان زمین کا فرق ہے۔ ثانیا شب میلاد کا شرف آپ کے ظہور پر نور سے ہے اور شب قدر کا نزول ملائکہ سے پھر جسقدر آپ کو ملائکہ پر شرف ہے اوسی قدر ان دونون شب مین امتیاز ہے۔ ثالثا شب میلاد مین تفضل جمیع موجودات پر ہوا لیلۃ القدر مین خاص امت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر پھر فیض عام و فیض خاص مین جس قدر فرق ہے اس مین بھی ہے۔ تاریخ خمیس احوال انفس نفیس علاسم

حسین دیاربکری میں ہے - قال الشیخ الزرکشی والصحیح انه ولادته صلی اللہ علیہ وسلم کانت نهارا فاذا
قلنا انه صلی اللہ علیہ وسلم ولد لیلا فلیلة مولده افضل من لیلة القدر من وجوه ثلثة احدها ان
لیلة المولد لیلة ظهوره صلی اللہ علیہ وسلم ولیلة القدر معطاة له وما شرف بظهور ذات المشرف
من اجله اشرف مما شرف لسبب ما اعطیه ولا نزاع فی ذلک فکانت لیلة المولد بهذا الاعتبار
افضل الثانی ان لیلة القدر تشرفت بنزول الملائکة فیها ولیلة مولده تشرفت بظهوره فیها
صلی اللہ علیہ وسلم ومن تشرفت به لیلة المولد افضل من تشرفت به لیلة القدر علی الاصح المرتضی
فیکون لیلة المولد افضل والثالث ان لیلة القدر وقع فیها التفضل علی امة محمد صلی اللہ علیہ
وسلم ولیلة المولد الشریف وقع التفضل فیها علی جمیع الموجودات فهو الذی بعثه اللہ تعالی
رحمة للعالمین فعمت به النعمة علی جمیع الخلائق فکانت لیلة المولد اعم نفعا فکانت افضل -
مسبیل دورہ جب مثل کا وجود ہو تو اوسکو حکم اوسکے اصل کا ہے مسالک الحنفا الی مشارع
الصلوة علی النبی المصطفی تصنیف علامہ احمد بن خطیب قسطلانی میں ہے - اقول اذا کانت
ہذہ النعمة العظیمة صدرت من المنعم فی ہذہ اللیلة الشریفة فینبغی شکر المنعم فیها بالصلوة والتسلیم علی
المنعم بہ - ظاہر ہے کہ یہاں مقصود مثل اوس شب کا ہے کیونکہ شخص خاص اصل اوس شب کا
ادائے شکر کے لیے میسر نہیں ہو سکتا - تفسیر عزیزی میں سورۂ قدر کے ذیل میں ہے
وبالجملہ - از مضمون این سورہ معلوم میشود کہ عبادت وطاعت را بسبب اوقات نیک
ومکانات متبرکہ وحضور واجتماع صالحات ورائحات ثواب وایراث برکات وانوار قربتی عظیم
حاصل میشود - اس تقریر سے یہ بات ظاہر ہو گئی کہ شب میلاد کے تعیین میں چند فوائد ہیں
پہلا فائدہ شکر منعم اور منعم بہ پر صلوۃ وسلام ایسے وقت میں واقع ہو جو وقت خاص میں نعمت صادر ہوئے
دوسرا فائدہ وہ وقت نیک ہے جسمیں عبادت کا ثواب بھی زیادہ ہوتا ہے گو رمضان
یا عشرۂ اولی ذی حجہ میں بھی عبادت کا ثواب زیادہ ہوتا ہے -
تیسرا فائدہ حاضرین برکات وانوار خاص سے مشرف ہوں یوں تو نفیس

مجلس مولود مہبط انوار رحمانی ہی مگر خاص ولادت کے دن یا رات مین اس مجلس کا کچھہ اور ہی سمان ہوتا ہی حضرت شاہ ولی اللہ رح نے خود انوار و برکات کو ملاحظہ فرمایا ہی فیوض الحرمین مین ہی کنت قبل ذالک بمکۃ المعظمۃ فی مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی یوم ولادتہ والناس یصلون علیہ صلی اللہ علیہ وسلم ویذکرون ارہاصاتہ التی ظہرت فی ولادتہ ومشاہدہ قبل بعثتہ فرایت انوارا سطعت دفعۃ فتاملت تلک الانوار فوجدتہا من قبل الملائکۃ الموکلین بامثال ہذہ المشاہدۃ وبامثال ہذہ المجالس ورایت یخالط انوار الملائکۃ انوار الرحمۃ انتہی مختصراً ذکر احوال سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ودرود شریف وقرآن خوانی ذکر کا ایک فرد ہی جسکی خوبیان احادیث مین بیان کی گئی ہین مسلم مین ہی عن ابی ہریرۃ رض لا یقعد قوم یذکرون اللہ الا حفتہم الملائکۃ وغشیتہم الرحمۃ ونزلت علیہم السکینۃ مسلم مین ایک حدیث طولانی ہی جس سے تھوڑی سی عبارت بقدر حاجت لکھی جاتی ہی۔ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج علی حلقۃ من اصحابہ فقال ما اجلسکم ہہنا قالوا اجلسنا نذکر اللہ ونحمدہ علی ما ہدانا للاسلام ومن بہ علینا قال اللہ ما اجلسکم الا ذالک قالوا اللہ ما اجلسنا الا ذالک قال اما انی ما استحلفکم تہمۃ لکم لکنہ اتانی جبریل فاخبرنی ان اللہ یباہی بکم الملائکۃ الحدیث۔ حدیث ثانی مین یہ بات قابل یاد رکھنے کے ہی کہ صحابہ رضی اللہ عنہم خدا کا ذکر و حمد اس منشا سے کرتے تھے کہ خداوند عالم نے اونکے قلوب کو نور اسلام سے منور فرمایا مجلس میلاد مین خدا کا حمد اس لیے کیا جاتا ہی کہ اوسنے اپنے فضل سے ایسے نبی کو بھیجا جسکی تعلیم و ارشاد سے ہمکو راہ راست اسلام کی ہاتھہ آئی۔

قیام مجلس میلاد مین بوقت ذکر ولادت باسعادت عماً استحسنہ العلماء سے ہی علمائے مذاہب اربعہ اس کے جواز کے قائل ہین۔ روشنی شب کی مجلس مین ہونی چاہیے اس لیے کہ آدمی اندھیرے مین سخت گھبراتا ہی پھر اوسکی طبیعت ایسی جمع نہین رہ سکتی کہ ذکر کو دل سے سنے اس لیے ضرور ہوا کہ جسقدر مجمع

زیادہ ہو روشنی بڑھائی جاوے تاکہ ہر شخص اطمینان سے ذکر میلاد کا سنے۔ روشنی کی کثرت اسراف میں داخل نہیں تمیم داری جب شام سے مدینہ طیبہ چلے بہت سی قندیلیں اور روغن زیت اپنے ساتھ لائے۔ جب مدینہ طیبہ کو پہنچے اتفاقاً وہ شب جمعہ تھی ابو البراد سے روشنی کو کہا ابو البراد نے قنادیل کو مسجد سے لٹکا دیا اور اوس میں پانی و روغن زیت چھوڑ کے بتیاں لگا دیں جب آپ مسجد کو تشریف لائے ملاحظہ فرمایا کہ قنادیل روشن ہیں پوچھا کسنے اسے روشن کیا لوگوں نے کہا تمیم داری نے آپ نے فرمایا تمنے اسلام کو روشن کیا خلاصتہ الوقائعین ہے۔ روی القرطبی فی تفسیرہ عن ابی ہند قال حمل تمیم من الشام الی المدینۃ قنادیل وزیتا ومقطا ولما انتہی الی المدینۃ وافق ذلک لیلۃ الجمعۃ فامر غلاما یقال لہ ابو البراد فقام فبسط المقط وعلق القنادیل فصب فیہا الماء والزیت وجعل فیہا الفتل فلما غربت الشمس امر ابا البراد فاسرجہا وخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی المسجد فاذا ہو بہا تزہر فقال من فعل ہذہ قالوا تمیم الداری یارسول اللہ فقال نورت الاسلام الحدیث۔ اس سے مستنبط ہوتا ہے کہ مکان متبرک اور مقام ذکر الٰہی میں تزئیناً بھی کثرت سے روشنی کرنا باعث اجر ہے اور وہ تنویر تنویر اسلام سمجھی جائیگی۔ ابتک مسجد نبوی میں کس دھوم دھام سے روشنی ہوتی ہے جو نہ دیدہ ہے نہ شنیدہ۔ ایک شخص نے مجلس ضیافت میں ہزار چراغ روشن کیے کسی نے کہا یہ تو اسراف ہے صاحب مجلس نے کہا یہ سارے خدا کے نام سے روشن کیے گئے ہیں اگر احیاناً ایک چراغ بھی غیر خدا کے لیے ہو اوسے خاموش کر دو اوس شخص نے بہت کچھ چاہا مگر ایک بتی بھی نہ بجھی ؎

چراغے راکہ ایزد بر فروزد ۔ کسی کو پف زند ریشش بسوزد

احیاء العلوم میں ہے وحکی ابو علی الرودباری رحمہ اللہ عن رجل انہ اتخذ ضیافۃ فاوقد فیہا الف سراج فقال لہ قد اسرفت فقال لہ ادخل فکلما اوقدتہ لغیر اللہ فاطفہ فدخل الرجل

فلم یقدر علی اطفاۂ واحد منہا فانقطع۔ بلکہ تعظیم مجلس کے لیے جس کثرت سے روشنی کیجائیگی وہی قدر ثواب ہوگا۔ مسالک الحنفا الی مشارع الصلوٰۃ علی النبی المصطفیٰ مین احمد بن خطیب قسطلانی فرماتے ہین۔ ولیس ما یوقد بالمجلس المذکور بالغ مبلغ الکثرۃ المودیۃ المسرف عادۃ بالنسبۃ للمجلس المذکور وحاضریہ ولاکلفۃ علی فاعلہ متعہ اللہ لعوض فی العاجل و فخر وشرف فی الآجل بحدہٖ وسعتہ لاسیما وقد بذر ذلک فیما بلغ قاصدا بہٖ تعظیم مجلس تلاوۃ کتاب اللہ تعالی وذکرہ والصلوٰۃ علی رسولہ صلی اللہ علیہ وسلم والاعمال بالنیات بیشتر مجالس مین ایام سرما مین عود جلاتے ہین یا عود بتی روشن کرتے ہین۔ گرما مین گلاب کیوڑہ گلاب پاش مین رکھہ کر چھڑکتے ہین۔ یہ ناجائز نہین خوشبو ایسی چیز ہی جسے خود سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے تھے۔ مجلس مین جہان آدمیون کا اژدحام ہوتا ہی خوشبو کا استعمال نہایت ضروری امر ہی۔ اس لیے کہ کثرت انفاس سے ہوا مین حرارت آجاتی ہی جسکی اصلاح عطریات وخوشبو کے استعمال سے ہوتی ہی بلکہ اگر اسکو تعظیماً لشان الذکر کہیے تو یہ اور بھی علت شریفہ ہی۔ امام مالک رح جب تک حدیث بیان فرماتے تھے عود جلاتے تھے شفا مین ہی۔ ولا یزال یتبخر بالعود حتی یفرغ من حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اطعام کا ثواب قرآن وحدیث سے ثابت ہی کوئی شخص اسکا انکار نہین کرسکتا۔ کہین خداوند تعالی نے کھانا کھلانے پر کسی قوم کی مدح کی ہی۔ ویطعمون الطعام علی حبہٖ مسکینا ویتیما واسیرا۔ کسی مقام پر کھانا نہ کھلانے پر کفار کا جواب یون بیان فرمایا ولم نک نطعم المسکین۔ اطعام وہ چیز ہی جس سے آدمی بہشت مین داخل ہوتا ہی حدیث صحیح مین ہی۔ واطعموا الطعام وافشوا السلام تدخلوا الجنۃ بسلام۔ دستور یہ ہی کہ جب مجلس میلاد تمام ہوتی ہی حاضرین مجلس کو کھانا کھلاتے ہین۔ یا چھوہارا یا مٹھائی تقسیم فرماتے ہین۔ قرن اول مین دعوت ولیمہ وغیر ولیمہ کا دستور تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وصحابہ اوسکو قبول فرماتے تھے۔ حضرت عبد اللہ بن عمر جالہ صوم

مین بھی دعوت قبول فرماتے اور روزہ توڑ کر کھاتے۔ قرن اول مین چھوہارے کی تقسیم بھی ہوئی ہے چنانچہ ایک روز آپ نے صحابہ کو چھوہارے تقسیم فرمائے سات سات سب کے حصہ مین آئے میٹھے کو آپ چاہ کر تناول فرماتے تھے پھر اگر حاضرین کو ماحضر کھلایا گیا یا اونکو خرما یا مٹھائی دی گئی تو خلاف سنت نہو صحیح بخاری مین ہے عن نافع قال سمعت عبد اللہ بن عمر یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجیبوا ہذہ الدعوۃ اذا دعیتم لہا قال وکان عبد اللہ یاتی الدعوۃ فی العرس وغیر العرس وہو صائم صحیح بخاری مین ہے۔ عن ابی ہریرۃ قال قسم النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوما بین اصحابہ تمرا فاعطی کل انسان سبع تمرات احدہن حشفۃ فلم یکن فیہن تمرۃ اعجب الی منہا شدت فی مضاغی صحیح بخاری مین ہے عن عایشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحب الحلوی والعسل۔ ارشاد ساری مین ہے۔ ان حلوی النبی صلی اللہ علیہ وسلم التی کان یحبہا ہی المجیع ہو تمر یعجن بلبن فان صح ہذا والا فلفظ الحلوی یعم کل ما فیہ حلو وما یشابہ الحلوی والعسل من المآکل اللذیذۃ۔ بعض اکابر نے اسکی قبولیت بھی ملاحظہ فرمائی ہے۔ شاہ ولی اللہ صاحب انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ مین شاہ عبد الرحیم صاحب اپنے والد سے روایت فرماتے ہین۔ اخبرنی سیدی الوالد قال کنت اصنع فی ایام المولد طعاما صلۃ بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم یفتح لی فی سنۃ من السنین شئی اصنع بہ طعاما فلم اجد الا حمصا مقلیا فقسمتہ بین الناس فرأیتہ صلی اللہ علیہ وسلم وبین یدیہ ہذہ الحمص شیخ عابد سندی مدنی محدث رسالہ جواز استغاثہ واستمداد ومولد وعرس مین اپنے جد امجد کے فتاوی سے نقل کرتے ہین ویوم مولدہ صلی اللہ علیہ وسلم ذبح ابوبکر الصدیق رضی اللہ تعالی عنہ مائۃ ناقۃ وتصدق بہا وتصدق ابوہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ فی ذلک بثلاثۃ اقراص من الشعیر۔ یہ روایتین مثبت تعیین بھی ہین۔ جب افراد بدعت نہوے بلکہ مباح یا سنت ٹھہرے تو اوسکا مجموع بھی بدعت نہوگا بلکہ مباح یا سنت ہوگا ہان مگر ایسی صورت مین جب مجموع مین محذور ہو جو احاد مین نہو اور یہان نفس مجموع مین

کسی قسم کا محذور نہین - احیاء العلوم مین ہی - فان افراد المباحات اذا اجتمعت کان ذلک المجموع مباحا ومہما انضم مباح الی مباح لم یحرم الا اذا تضمن المجموع محذورًا لا یتضمنہ الاحاد حیب اجزاء مجالس ہر وجہ عرب و ترک و شام و ہند کا حال اچھی طرح معلوم ہو چکا تو اس مقام پر سمجھنا چاہیے کہ اگر کوئی شخص مجلس مولود مین امور نامشروع کا ارتکاب کرے مثلاً ملاہی غناء سرود نامشروع مزامیر اوس مین ہو یا عورتون یا امردون سے پڑھوایا جاے یا واہی تباہی روایات پڑھی جائین یا مصارف اوس کا کسب حرام سے ہو یا کسی دوسرے نامشروع کا امتزاج فرض کیا جاے تو ایسا شخص ہرگز مثاب نہوگا بلکہ اوس پر ٹھیک ٹھیک یہی مثل صادق آئیگی نیکی برباد گنہ لازم - مگر اس سے نفس مجلس مولود کو جو منہیات سے خالی ہو اور جسکی تفصیل لکھی گئی حرام نہین کہہ سکتے - فرض کیجیے اگر نماز مین ممنوعات شرعیہ کا ارتکاب کیا جاے تو اس سے کیا نفس نماز حرام یا فرضیت اوسکی ساقط ہو سکتی ہی ہرگز نہین - ہان وہ فعل نامشروع و حرام ہوگا جسکا نماز مین ارتکاب کیا گیا - ایسی صورت مین منصف مزاج کی یہ شان ہی کہ امور نامشروع کو صاف صاف بیان کرکے اوس سے لوگون کو باز رکھے - انصاف کا مقتضی یہ نہ تھا کہ سرے سے مجلس مولود نبوی صلی اللہ علیہ وسلم نامشروع قرار دیجاے - اور علماء محدثین بلکہ عامۂ مسلمین کی لے دے شروع ہو سے لوگو کہ زبزرگان زبان مرا زہی بس

بہ صید شیر ولان قصد شاہ بازی بس

علامہ سیوطی فاکہانی کے جواب صواب مین منصفانہ فرماتے ہین - واما ما یتبع ذلک من السماع واللہو وغیر ذلک فینبغی ان یقال ما کان من ذلک مباحًا بحیث یعین السرور بذلک الیوم لا باس بالحاقہ وما کان حرامًا او مکروہًا فیمنع وکذا ما کان خلاف اولی - ملا زمان والا ایک مقام پر لکھتے ہین مجلس مولود بہ ہیئت کذائیہ اس زمانہ پر فساد کی جو اکثر بلاد ہند وغیرہ مین مروج ہی اور اوسکو ساتھ اون قیدون فاسدہ کے ایک شروط ایمان سے بلکہ عین ایمان ٹھہرا رکھا ہی کہ نماز نہ پڑھین اور روزہ نہ رکھین

اور حرام کاری اور شراب خواری سے احتراز نہ کرین بلکہ جملہ منہیات کو طبیعت خاصہ
سمجھین اور بیباکانہ عمل مین لاوین اور صرف ایک مجلس میلاد کر لیا کرین اور وہ بھی
اور مناہی اور مکروہات اور محرمات شرعیہ سے پر ہو تو وہی سچے مومن اور مسلمان ہین اور
اور بڑے متدین اور دیانت شعار کہلاوین گو کہ کیسے فاسق و فاجر ہون مثل ہنود کے
کہ وہ کہتے ہین کہ نحن ابناء اللہ و احباؤہ - اور اسی خیال باطل سے کہتے تھے کہ لن
تمسنا النار الا ایاما معدودات - ایسے ہی یہ لوگ خام خیال مولودی ادعاء محبت رسول اللہ
بنتے ہین اور صرف مجلس مولود کو محبت اونکی شعار الٰہی ہے اور منکرات اور منہیات شرعیہ سے
ہرگز اجتناب نہین کرتے ہین سو یہ اونسے بھی بڑھ گئے کہ ایک مجلس میلاد نے اونکے
دل سے سب منہیات شرعیہ کا خطرہ اوٹھا دیا بخلاف اونکے کہ ہمیشہ مامورات شرعیہ کے
پابند رہتے ہین اور منہیات سے اجتناب کرتے ہین اور طریق سنت کو سرمایہ محبت آنحضرت
کی ہر اپنا شعار کرتے ہین - اور مجلس میلاد مروجہ کو محض بدعت بیان نہین کرتے ہین
بلکہ اور اذکار و وعظ کے طور پر بلا التزام کسی قید کے قیود فاسدہ مبتدعہ مروجہ سے علیحدہ
اوسکا بھی بیان کرتے ہین سو اونکو بدعتی لوگ عداوت نفسانی سے وہابی اور معتزلی
کو منکر مشہور کرتے ہین سع ؏ ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا * انتہی آدمی بات
کہتا ہے اوسے کچھ تو سمجھ لیتا ہے یہ تو بالکل اناپ شناپ ہے - کوئی مسلمان مجلس مولود کو شرط
ایمان کہتا ہے نہ جین ایمان جمہور محققین کا مسلک یہ ہے کہ ایمان تصدیق قلبی کو کہتے ہین
اقرار اوسکے شرائط سے ہے - پھر فرمائیے مجلس مولود شرط یا عین ایمان کیونکر ہو سکتی ہے
ایک بے معنی امر کا انتساب جمہور محدثین و اکابر دین کیطرف محض لغو ہے - مین نہین سمجھتا
کہ دنیا مین کوئی ایسا شخص ہو جو نماز نہ پڑھتا ہو نہ روزہ رکھتا ہو حرام کاری اور شراب خواری
اوسکا کام ہو فسق و فجور معلن مین اوسے انہماک ہو مگر صرف مولود کر لیتا ہو جسمین ہزار
قسم کی منہیات ہون یعنی بزعم مخاطب اوس مین ناچ رنگ شراب کباب ہو اور ...

ایسا شخص دین دار و دیانت شعار کہلاتے ہیں۔ میں نہیں سمجھتا کہ ایسے مفروضات
کے بیان سے مخاطب نے کیا فائدہ سوچ رکھا ہے ؎

نیست دلی کاندرو داغ جدائی تو نیست — کیست کہ اندر سرش باد ہوائی تو نیست
خشم کنی بی گناہ بر شکنی بی سبب — این ہمہ نخوت من ست ورنہ خطائی تو نیست

نحن ابناء اللہ واحباؤہ کا مطلب بھی مطلق نہ سمجھے اس قول کو اس مقام پر کچھ لگاؤ نہیں ہے
شاید یہ سمجھے ہونگے کہ یہود کسی عبادت کے ذریعے سے یہ کہتے ہونگے۔ نہیں نہیں اسکا
منشا یہ ہے کہ یہود نے تورات میں یا ابناء احباری دیکھ کے اوسے یا ابناء ابکاری بنایا پھر
اپنے کو ابناء اللہ ٹھہرایا۔ اگر منکرین متولعین کو کسی نے وہابی کہا تو آپ جامے سے کیوں باہر ہو
جاتے ہیں۔ مولوی بشیر الدین قنوجی مرحوم جو آپکے مستندین سے ہیں رسالہ سیف الرحمن
میں لکھتے ہیں شیخ عبد الوہاب بزرگی صوفی سالک مسالک طریقہ بود کسی را از اہل حرمین
سوی نامی حرف شکایت نیست انچہ بر زبان ست حال سعودست۔ وآنہم از جہت منع
بدعات بلکہ از تقدیع دیگر امورات پس اہل سنت را در انتساب بوی چہ قباحت باشد۔
گو وہابیونکا مسلک کچھ اہل اعتزال سے ملتا ہے مگر آپ کو کوئی معتزلی نہیں کہتا خواہ مخواہ
اگر معتزلی بننے کا شوق ہے تو یہ امر آخر ہے۔ خیر یہی غنیمت ہے کہ اب مخاطب بدعت مجلس مولود کے
قائل ہوے بلا تخصیص ہی سہی صبح کا بھولا شام کو آتا ہے تو اوسے بھولا نہیں کہتے ؎

الحمد ہر آن نقش کہ خاطر می بست — آخر آمد ز پس پردہ تقدیر پدید

تخصیص کی نسبت ہم سمجھا چکے ہیں۔ اکابر محدثین مجوزین مجلس میلاد کا خیال
کر کے صاحب رسالہ نے چند منکرین کے اسما یہان دھر سمیٹے جیسے نادان لڑکے
لوگونکو گھوڑے پر سوار دیکھکر لاٹھی کو گھوڑا بنا کے اوس پر سوار ہو کے اپنا دل خوش
کرتے ہیں۔ اس لیے کہ جو منکر ٹھہرائے گئے ہیں انہیں بعض بعض مجوزین سے
بعض مذبذبین سے۔ بعض خود اعداد علما سے نہیں ہیں۔ بعض ظالم تو ہیں مگر محدثین

سے نہین۔ بعض منکرین سے تو ہین مگر علما ء محدثین نے اونکا تعاقب کیا ہے اور دندان شکن جواب دیا ہے۔ بعض کیطرف انتساب تصحیح طلب ہے۔ بعض مجہول الحال ہین بعض کھلم کھلا وہابی ہین۔ افسوس ہے کہ اس خطا پر وقت تالیف قرۃ العیون کے بھی توجہ نہوئی اب منکرین کے اسما جو آپ نے لکھے ہین ایک ایک کا حال ملاحظہ فرمائیے۔

تاج الدین فاکہانی مالکی کا جواب علامہ سیوطی نے بہ شرح وبسط لکھا ہے۔ یاروں نے عیاری سے ایک تقریر پوچ کو ناصر فاکہانی کی طرف منسوب کیا تا مجوزین کو دھوکا ہو مگر جلد پردہ فاش ہوگیا لینے کے دینے پڑے۔ سے

کچھ نہین ابن ملجن او سکی فتنہ انگیزی سے خوف ضربت عیسیٰ ہے ان مین دشمن اگر دجال ہے

ابن حاج کو زرقانی شارح مواہب لدنیہ نے مجوزین سے شمار کیا ہے ابن حاج کے قول کو آپ پھر ملاحظہ فرمائین دیکھیے وہ صریح لکھتے ہین کہ حدیث صوم یوم اثنین مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ربیع الاول کے فضائل کیطرف اشارہ فرمایا ہے اچھی طرح اس مہینے کا احترام کرنا چاہیے۔ اس مین اعمال زاکیات کرنا وصدقات دینا چاہیے۔ سماع وملاہی نامشروع کے ارتکاب سے اجتناب لازم ہے سماع ایسی چیز جو دوسرے ایام مین مکروہ یا مختلف فیہ ہے ایسے مبارک ایام مین مناسب نہین جس کو خداوند کریم نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تولد سے خاص شرف وامتیاز بخشا ہو بلکہ اوس مہینے مین عبادت کرنا چاہیے تاکہ خداوند کریم کا شکر ادا ہو۔ ہماری سمجھ مین ابن حاج کے کلام سے جواز مجلس معہود مع التعیین ثابت ہے ابن حاج کی عبارت بقدر ضرورت ملخصاً لکھتا ہون لاشک ان السماع فی غیر ہذہ اللیلۃ فیہ ما فیہ فکیف بہ اذا انضم الی فضیلۃ ہذا الشہر العظیم الذی فضلہ اللہ تعالی وفضلنا فیہ بہذا النبی الکریم وکان یجب ان یزاد فیہ من العبادۃ شکر اللمولی علی ما اولانا فیہ من ہذہ النعم العظیمۃ۔ مجلس مولود ایک عبادت عظمی ہے جس مین شکر منعم کا اچھی طرح ادا ہوتا ہے تو مسلمان کو چاہیے کہ اس مبارک مہینے مین شرعی طور پر مجلس میلاد کرے۔

قاضی شہاب الدین صاحب تحفۃ القضات علماے محدثین سے نہ تھے بلکہ ادیب تھے نحو کے
امام سمجھے جاتے تھے معانی بیان خوب جانتے تھے ارشاد النحو شرح ہندی انکی عمدہ تصانیف
سے کبھی مینے معانی بیان مین انکا ایک رسالہ نہج دیکھا ہی مناقب السادات تفسیر بحر مواج
صاف کہے دیتی ہی کہ قاضی صاحب کی نظر صحاح پر نہ تھی اسکا منشا یہ ہی کہ ہند مین حدیث
کا علم شیخ عبد الحق محدث دہلوی سے شائع ہوا قبل انکے حدیث کی کتابین ہند مین
کہان میسر تھین کہ مطلعہ کیا جاتا ابھی مرحی لکھیر تھی پھر کتب احادیث کیونکر ہاتھ آتین
کوئی شخص محدث بنتا تو کیونکر۔ اگر آپ کو دعوی ہو تو ثابت کیجیے کہ قاضی نے سند
حدیث کس سے حاصل کی اور کس محدث نے انھین محدث یا حافظ لکھا ہی
حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ تعالی منکرین سے نہین ہین فاضل رشید مولانا
رشید الدین دہلوی بعض سوال کے جواب مین فرماتے ہین۔ وانچہ حضرت مجدد
رضی اللہ تعالی شانہ عنہ از مولود خوانی بیرزادہای خود منع نوشتہ اند مراد ازان
قصائد نعت وغیرہ بالحان خوش کہ داخل سمع ونغمہ باشد سد الباب مخالفہ فجمع
بزرگان طریقہ شریفہ نقشبندیہ قدس اللہ تعالی اسرارہم کہ بیرزادہا ہر شب جمعہ
مجلس سماع اختیار نمودہ بودند تفصیل انمقدبہ در مقدمہ مکتوبات دویست وہفتاد وسوم
ومکاتیب دیگر از جلد اول حضرت رضی اللہ عنہ ایشان باید طلبید
بجہت تطویل عبارت مکاتیب شریف ایراد نمود انتہے۔
امام شعرانی کی تنبیہ مین کہین انکار نہین پایا جاتا شرح طریقہ محمدیہ سے جو
عبارت لکھی گئی ہی فقد ذکر الشعرانی فی تنبیہ قال ابن الحاج ومن جملۃ ما احدثوہ
من البدع مع اعتقادہم من اکبر العبادات مایفعلوہ من المولد وقد احتوی ذلک علی
بدع ومحرمات منہا استعمالہم المغانی والتغنی وحضور المردان ورویۃ النساء وغیر ذلک
من المفاسد۔ اگر اس حوالہ کو تسلیم کرلین تو ہم کہہ سکتے ہین کہ یہان ابن حاج کا قول

نقل کیا گیا ہی جو یقیناً منکرین سے نہین ہین۔ سوا اسکے عبارت منقولہ سے
مغانی و تغنی وغیرہ کی حرمت پائی جاتی ہی نہ نفس مجلس مولد کی ع
حسن سبزی بخط سبز مرا کرد اسیر دام ہمرنگ زمین بود گرفتار شدم
بلکہ امام نے لواقح الانوار مین شیخ احمد بدوی رح کی مجلس مولد کی دھوم دھام جو
لکھی ہی اوس سے صاف ظاہر ہی کہ امام مجلس نبوی کے جواز کے منکر نہین ہو سکتے
لواقح مین یہان تک لکھا ہی کہ ایک شخص جو شیخ کے مولد کا منکر ہو گیا تھا
شیخ نے اوسکا ایمان سلب کر لیا۔ بھلا فرمایئے کہ جواز مجلس میلاد نبوی کے
انکار سے کیون ایمان سلب نہ ہوگا شیخ نصیر الدین پہلے تو علمائے محدثین سے
نہین دوسرے طریقۃ السلف مین نفس مولد نبوی کا انکار نہین کیا گیا۔ اور
علامہ نصیر الدین مبارک مجوزین سے ہین چنانچہ علامہ اپنے فتوے مین تحریر فرماتے
ہین ذلک جائز ثواب فاعلہ اذا حسن القصد۔ علامہ برکلی صاحب طریقۂ
محمدیہ کے انکار کی نسبت بے سری آپ ہی الاپتے ہین۔ اولا برکلی صاحب
طریقۂ محمدیہ نہین ہین بلکہ طریقۂ محمدیہ محمد افندی برکلی رومی کی تصنیف ہی ثانیاً
انکا انکار خاص طریقۂ محمدیہ سے یا کسی دوسری تصنیف سے پایا نہین جاتا اس
مقدمہ مین اونکی عبارت منقولہ یہ ہی۔ والعاشرۃ اجتماع النساء وتوحیدھن بالجھر
وخلوتھن فی بیت اجنبی وخروجھن للتھنیۃ والتعزیۃ والعیادۃ وزیارۃ القبور والدعوۃ
اذا کان للاجنبی وقراءتھن مولود النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالجھر بحیث یسمعہ الرجال
من خارج البیت خصوصاً الذوات الازواج والشواب مع الزینۃ والطیب۔
اس عبارت مین نفس مولود کی حرمت یا کراہت نہین بیان کی گئی ہی۔ عورتون
کے افعال کی برائیان جہان لکھی گئی ہین وہان یہ بھی بیان کیا گیا ہی کہ مولود کو
جہر سے پڑھتی ہین جسے اجنبی مرد مکان کے باہر سے سنتے ہین۔ ہم بھی

کہتے ہین کہ یہ حرام ہی مگر اس وجہ سے کہ عورتین مرتکب فعل حرام ہوتی ہین نفس مجلس مولود
کی حرمت اس سے پائی نہین جاتی۔ شیخ رجب بن احمد افندی صاحب
شرح طریقۂ محمدیہ کا انکار تصحیح طلب ہی۔ صاحب رد المحتار اور انکار پھر وہی مرغے
کی ایک ٹانگ انکی تصانیف مین جہانتک ہماری نظر سے گذری ہین انکار نہین
پایا جاتا اگر آپ نے اس عبارت کو انکار سمجھا ہو۔ وقبح منه النذر لقربة المولد في المنائر مع
اشتماله على الغناء واللعب وايهاب ثواب ذالك الى حضرة المصطفى صلى الله عليه وسلم
تو یہ غلط فہمی ہی اگر مولود کی مجلس ہین کوئی شخص غنا ولعب کا مرتکب ہو اوسے کوئی ذی علم
جائز نہین کہنے کا۔ ہان اس مقام پر ایک شبہہ یون وارد ہوسکتا ہی کہ مقصود مانعین
منع عمل مولد مبتدعہ ہی اور اسکی یہ بھی ایک وضع ہی۔ اس کا جواب یہ ہی کہ جب ہمنے مجلس کے
اجزا بیان کرکے صاف یہ لکھدیا کہ اگر محرمات ومنہیات کا امتزاج کیا جاے تو یہ امر
جائز نہین پھر یہ خدشہ وارد نہین ہوسکتا۔ کیا لاتقربوا الصلوة وانتم سکاری سے
کوئی شخص نفس صلوة پنجگانہ کی حرمت نکال سکتا ہی ہرگز نہین ہرگز نہین۔ ہان حضرت
مجھے اس مقام پر یہ عرض کرنا ہی۔ کہ صاحب رد المحتار نے وہابیون کا جو کچھہ حال
لکھا ہی ملازمان کی نظر سے گذرا ہی یا نہین اگر آپ اوس عبارت کو ملاحظہ فرماینگے
پھر رد المحتار کے نام سے ناخوش ہونگے جو شخص وہابیون کو کافر وبغاة سے
سمجھتا ہو وہ مجلس مولود کا انکار کب کرے گا۔ اب جو کچھہ ہو سو ہو وہ عبارت
لکھے دیتا ہون۔ كما وقع في زماننا في اتباع عبد الوهاب الذين خرجوا من نجد وتغلبوا
على الحرمين وكانوا ينتحلون مذهب الحنابلة لكنهم اعتقدوا انهم هم المسلمون وان من خالف
اعتقادهم مشركون واستباحوا بذلك قتل اهل السنة وقتل علمائهم حتى كسر الله تعالى
شوكتهم وخرب بلادهم وظفر بهم عسكر المسلمين عام ثلث وثلاثين ومائتين والف۔
اسی سبب سے بعض حضرات نے جل کر صاحب رد المحتار کے پایۂ تحقیق کو بہت کچھہ گھٹایا ہی

نور الدین — حسن بن علی ہندی

لیکن آپ سے یہ توقع نہیں کہ آپ انصاف کا خون کریں سے
اس بیہودہ کو مسخر کرنے میں حیران ہوں ورنہ آسان جانتا ہوں دیو کی تسخیر کو
نور الدین شارح مواہب کا انکار تصحیح طلب ہے صاحب ذخیرۃ السالکین
مجہول الاحوال ہے حسن بن علی ہندی صاحب طریقۃ السنۃ فی رد اہل البدعۃ
میری سمجھ میں جاہل بے وقوف ہے ہاں انھوں میں کا ناراجہ ہو تو ہو۔ ملاحظہ
فرمائیے وہ لکھتا ہے۔ ما احدثہ الصوفیۃ الجہلۃ من مجلس المولد فی شہر ربیع الاول لا اصل لہ
فی الشرع بل ہو بدعۃ مذمومۃ وفیہا سیئات کثیرۃ منہا تخصیص یوم من الایام بفعل غیر معین
وہو منصب الشارع فالتخصیص من عند نفسہ ادعاء منصبہ والقیاس علی تخصیص الشارع
بدون علۃ مشترکۃ لیس بصحیح علی انہ لیشترط فیہ الاجتہاد ومنہا فیہ طعن ومذمۃ وملامۃ
علی السلف حیث لم یفعلوا فعلا فیہ خیر کثیر ویدل علی غایۃ المحبۃ برسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم مع انہا کہم فی محبۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وحیث لم یبین للامۃ
امرا فیہ غایۃ محبتہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو عین الایمان لقولہ علیہ السلام لا یؤمن احدکم
حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین فیوجب نسبۃ البخل الیہ علیہ السلام
عن ما ہو غایۃ الایمان والاسلام جل علی اللہ حیث لم یکمل شریعتہ صلی اللہ علیہ وسلم
وقد قال اللہ تعالی فی تکمیل شریعتہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ الیوم اکملت لکم دینکم
واتممت علیکم نعمتی وایضا قال اللہ تعالی وتمت کلمۃ ربک صدقا وعدلا ومنہا
التشبہ بالنصاری من اہل الکتاب فانہم یعظمون یوما من ایام السنۃ ویقولون
ہذا الیوم ولادۃ عیسی علیہ السلام وبالہنود فانہم ایضا یعظمون یوما من ایام السنۃ
ویقولونہ ہذا الیوم ولادۃ کنہیا ویتر جمونہ بالہندیہ جنم دن۔ میں نہیں جانتا
یہ حسن بن علی کون ہے اور کس گاؤں کا رہنے والا یا کس باغ کا بھتوا ہے ہندوستان
میں اس قسم کا تسمیہ بالمفرد متعارف نہیں شاید باپ بیٹے کی اول یا آخر سے

کچھ قطع و برید ہوئی ہے - کتاب طریقۃ السنۃ بھی ہمنے نہین دیکھی مگر مشتے نمونہ از خروارے اس عبارت کے دیکھنے سے صاف ظاہر ہے کہ حسن کھٹہ ملا وہابی تھا بڑھا ؤڑھا خاک نہین جو کچھ زبان پر آیا مجذوب کی طرح بڑبڑا گیا - جسکو چاہا گالیان سنادین - اسکا اعتراض اکابر محدثین پر ہے - یہی حضرات مروج و مجوز مجلس میلاد ہین یہی شرع سے اصل صحیح نکالتے ہین - یہی دن کی تخصیص لگاتے ہین - اگر کوئی امر کسی زمانہ مین حادث ہوا اور سنت حکمیہ سے شمار کیا گیا تو اس سنت کا نکالنے والا اور رواج دینے والا مثاب ہوگا اور اس سے سلف پر کسی طرح کا اعتراض عائد نہین ہوسکتا جو چاہیے اس مقدمہ مین - من سن سنۃ الحدیث کو غور سے سمجھ لے اگر سلف پر کسی قسم کا اعتراض عائد ہوتا تراویح و اجتماع مردم باہتمام تمام و ختم قرآن رمضان شریف کی راتون مین جو حضرت عمر کے عہد فیض مہد مین ہوا ایک ایسا امر ہے جسے سب حسن کہتے ہین - اس سے کسی قسم کا طعن حضرت ابوبکر صدیق کی خلافت عظمی پر عائد نہین ہوتا اس قسم کا اعتراض جو باری تعالی پر یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر عائد ہوتا ہو سوائے وہابیان بے باک کے کوئی نہین کرسکتا ہ

کیا غمزہ ترا بر سر بیداد غضب ہے — جلاد فلک سے بھی یہ جلاد غضب ہے
جو ہے ستم و کینہ و بیداد غضب ہے — سرتا بہ قدم وہ ستم ایجاد غضب ہے
نازافت و چشم ستم ایجاد غضب ہے — شاگرد بھی ہے قہر جو استاد غضب ہے
بلبل یہ ترے واسطے فریاد غضب ہے — فریاد نکر دیکھ کہ صیاد غضب ہے
اخوان شیاطین ہے یہ ہیت ہی پندار — کیا حضرت آدم کی بھی اولاد غضب ہے
غصہ ہے ترا قہر ترا قہر قیامت — رنجش تری بیداد ہی بیداد غضب ہے

شاہ عبد العزیز دہلوی قدس سرہ مجوزین سے ہین - انکی تقریر بمقابلہ مولوی عبد الحکیم پنجابی ملاحظہ فرمایئے - اور یہ صرف اپنی ذات سے مجوز نہین

بلکہ آبا عن جد جواز انکے ترکے مین آیا خود بارھوین ربیع الاول کو مولود کی مجلس منعقد
فرماتے اور ہزارون اہل اسلام کا مجمع ہوتا اور خود پڑھتے تھے۔ اگر آپ اونکو منکر ٹھہرائینگے
کیا شاہ ولی اللہ صاحب و شاہ عبدالرحیم صاحب کو آپ مبتدع بنائینگے معاذ اللہ انتباہ
اور فیوض الحرمین مشہور کتابین ہین دیکھیے شاہ صاحب کیا تحریر فرماتے ہین۔ یہ مقتضائے
عقل نہین ہی کہ آپ ان اکابر سے دامن کشان ہو جاتین۔ نہین تو سخت مشکل سے
سامنا پڑیگا۔ آپ کے قرۃ العیون کے اجزا میرے پاس دھرے ہین۔ شعر

گر اوسے ناسخ مہجور سے کچھہ کام نہین — بخدا اوس بت مغرور سے کچھہ کام نہین

شیخ عبدالحق محدث دہلوی اور انکار مقول چہ دلاور ست دزدی کہ بکف چراغ دارد
حضرت سلامت یہ تو مجوزین سے ہین۔ ما ثبت من السنۃ مین ہی۔ ولا زال اہل الاسلام
یحتفلون بشہر مولدہ صلی اللہ علیہ وسلم ویعملون الولائم ویتصدقون فی لیالیہ بانواع الصدقات
ویظہرون السرور ویزیدون فی المبرات ویعتنون بقراءۃ مولدہ الکریم ویظہر علیہم من برکاتہ
کل فضل عمیم۔ اگر اسی طرح مجوزین و منکرین ہین آپ کو امتیاز نہین تو مجھے خوف ہی کہ مبادا آپ مجھے بھی منکر ہی سے سمجھے ہون

مخترام بدین صفت مبادا — کز چشم بدت رسد گزندے

اگر کوئی منصف مزاج مجھہ سے آپ سے ملاقات کی ٹھہراتا تو حاضر ہو کر ضرور پوچھتا کہ ملا زمان الشیخ کی
تصانیف اکثر مطبوع و متداول ہین یہ ارشاد ہو کہ آپنے کس کتاب مین شیخ سے انکار ملاحظہ فرمایا ہی
افسوس ہی کہ بہت دور ہون نہین تو خواہ مخواہ کسی نہ کسی طرح بار یاب ہوتا۔ شعر

میرا غبار کوے صنم مین اوڑا چلے — یا مرسل الریاح اک ایسی ہوا چلے

خیر اگر کسی وجہ سے حاضر نہ ہو سکا میری تقریر عرض حال کے لیے کافی ہی۔ شعر

ہر جگہ کام تصور ہی سے لے لیتے ہین — ہمکو نزدیک سے اور دور سے کچھہ کام نہین

قسطلانی مجوزین نامی سے ہین۔ شعر

ہمکو فریب دوگے کہاں تک ہم آپ کی — واقف ہین بات بات کے اور گھات گھات سے

بعض حضرات نے براہ انصاف صاف تحریر فرمایا ہی کہ نام شیخ عبد الحق و قسطلانی کا سلک مانعین مین سہواً داخل ہوگیا - مولوی محمد اشرف لکھنوی علم حدیث نہین جانتے تھے صرف معقولی تھے لکھنو مین کیا علما کا قحط تھا جو کسی نے انکے سامنے استفتا پیش کیا ہوگا - عام دستور یہ ہی کہ عموماً استفتون کا جواب علماے فرنگی محل تحریر فرماتے ہین اوسکی ذیل مین صح الجواب دوسرے لوگونکا ہوتا ہی - مولوی محمد اشرف مولانا محمد نور قدس سرہ کے تلامذہ سے تھے علماے فرنگی محل یرفع اللہ شانہم سلفاً و خلفاً مجوزین سے ہین - مولوی اشرف کے انکار کا منشا یہ ہوگا کہ وہ آخر عمر مین سید احمد صاحب کے مرید ہو گئے تھے پھر ایسے حضرات کا قول کب بھاز خصم ما نتا ہی محل نزاع مین ایسے شخص کا کلام استناداً ذکر کرنا چاہیے جو فریق مخالف کے نزدیک مقبول ہو سو اندلعون اغیار پہ پڑے لے لگے تیر نگاہ ان پہ آہون کی کرون اب تیر باران تو سہی

عبارت فتوی جو لکھی گئی ہی وہ خود اس قسم کی نہین ہی جس سے کسی قسم کا الزام خصم عائد ہو سکتا ہو عبارت منقولہ یہی ہی - چون در بلاد ہند مشرکین در تاریخ میلاد کشن محفل سرور منعقد کنند و امراء توران و ایران بتاسی کفار ترک و ایران در تاریخ میلاد خود و بزرگان خود جشن نمایند درین دیار محفل میلاد نبی صلی اللہ علیہ وسلم در تاریخ میلاد نمودن موجب تشبہ است بارباب اہوای باطلہ پس بدعت قبیحہ خواہد شد و نیز آنانکہ درین بلاد محفل میلاد پیغمبر علیہ السلام می کنند اعتقاد دارند کہ در کردن این امور در ماہ ربیع الاول ثواب زیادہ است از بجا آوردن آن در ماہ دیگر لہذا اگر در ماہ ربیع الاول تنگدست باشند بہر نہج کہ متصور گردد از استقراض برباد گدائی دست زدہ زر بدست آرند و محفل منعقد سازند گو در ضمن آن تلف حقوق واجبہ ارتکاب امر نامشروع شود و در ماہ رمضان و یا عشرہ ذی حجہ اگر توانگر باشند و زر فاضل از ضرور یات مہیا باشد مجلس نمی آرایند وجہ آن جز ان نیست کہ می پندارند کہ ثواب این خیرات

در ماہ ربیع الاول زیادہ ہست از ثواب آن خیرات در ماہ مبارک رمضان و عشرۂ
ذی حجہ واین پندار مخالف نصوص نبی ست علیہ السلام بالجملہ وضع شریعت محمدی
علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام بر سہولت وخفت ست پس بدعت شریعت
در چیزی باشد کہ دران سہولت وخفت نبود واین البتہ قبیح بود نہ حسن انتہی
تشبیہ کی نسبت حضرت شاہ سلامت اللہ صاحب قدس سرہ نے رسالہ اشباع الکلام
مین بہت اچھا جواب لکھا ہے جس سے طبیعت پھڑک اوٹھتی ہی ہم اوس عبارت کو
ملخصًا بقدر ضرورت اس مقام پر نقل کیا چاہتے ہین۔ بعض از بے ادبان حق
ناشناس کہ اعادۂ مجلس میلاد شریف را در ماہ ربیع الاول تشبیہ بجنم کنہیا دادہ روی
بیاض رہ ہجو نامۂ اعمال خود شان سیاہ ساختہ اند بمجال اسارت ادب پرداختہ اند
وازین بی باکان دریدہ دہن دور نیست کہ رفتہ رفتہ تقبیل حجر اسود وطواف خانہ
کعبہ را بوجا ہنومان ودھنا ورہا دیو گویند نعوذ باللہ من تلک الہفوات والکفریات
علاوہ تشبیہ در اعمال وافعال یا فرق ضالہ مطلقا ممنوع شرعی نیست والا کثرے اعمال
دینیہ کہ خالی از فی الجملہ مشابہت نیستند جائز نباشند بلکہ مراد از تشبیہ ممنوع مشابہت
در امر مذموم ہست ونیز منظور فاعل فعل قصد مشابہت بآن امر ممنوع باشد در طحطاوی ہست
قال فی البحر ثم اعلم ان التشبہ باہل الکتاب لایکرہ فی کل شئی فانا ناکل ونشرب
کما یفعلون انما الحرام التشبہ فیما کان مذمومًا وفیما یقصد بہ التشبہ۔ باقی رہی
تعیین اسکی نسبت بہت کچھ عرض کر چکا ہون۔ اہل اسلام سے فی صد ایک بھی
یہ نہین سمجھتا کہ رمضان وعشرہ ذی حجہ مین اگر مجلس کیجاے تو اوسکا ثواب کم ہوگا
مگر ربیع الاول مین مجلس کا ثواب بڑھکر ہی۔ ہٹ دھرمی امر آخر ہی۔ راج ہٹ

ترا ہٹ بالک ہٹ سنتے تھے یہ وہابی ہٹ ہی۔ ع

تو یون گالیان شوق سے غیر کو دے ۔۔۔ ہمین کچھ کہیگا تو ہوتا رہیگا

اور اگر کوئی شخص مال حرام سے مجلس مولود کریگا ہرگز مثاب نہوگا یہ مجلس مولود پر
منحصر ہی فرض کیجیے اگر کوئی شخص مال حرام سے حج کرے وہ بھی ثواب سے محروم رہیگا
صاحب راہ جنت بیچارہ کس شمار مین ہی۔ کیا پدی کیا پدی کا شوربا

پھولی ہی گل کی نزاکت پہ چمن مین بلبل — اسنے دیکھے ہین کہان نازو نزاکت والے

صاحب مائۃ المسائل مولوی حاجی محمد اسحق صاحب دہلوی نواسے شاہ
عبد العزیز دہلوی قدس سرہ مثل شاہ صاحب کے خود مجلس مولود کرتے تھے اور آپ
ذکر میلاد پڑھتے تھے۔ اس زمانے مین ہزارون آدمی ایسے موجود ہین کہ خاص مولوی صاحب کا
درس اپنے کانون سنا ہی۔ مائۃ المسائل مین ہی۔ قیاس عرس بر مولود شریف
غیر صحیح است زیرا کہ در مولود ذکر ولادت خیر البشر ست و آن موجب فرحت و سرورست
و در شرع اجتماع برای فرحت و سرور کہ خالی از منکرات و بدعات باشد آمدہ
بفرض محال اگر یہ حرمت مجلس میلاد نبوی کے قائل ہین جب بھی آپ ان سے احتجاج نہین
کر سکتے اس لیے کہ اوائل رسالہ مرآۃ مین آپنے حاجی صاحب کی خوب لے دے کی ہی
صاحب تفہیم المسائل یون کیون نہین کہتے صاحب غائط الکلام۔ شاید
یہ نام اس لیے زبان مبارک پر آنا ناگوار گذرا ہوگا کہ مولوی محمد عبد القادر صاحب
بدایونی نے اوس رسالے کے سیف الاسلام المسلول علی المناع لعمل المولد والقیام
مین پرخچے اوڑا دیے ہین۔ مینے رسالہ تفہیم المسائل آج تک نہین دیکھا
بہت کچھ تلاش کیا احباب کو دور دور خط لکھا مگر ہاتھ نہ آیا یہ بھی معلوم نہین چھپا ہی
یا نہین۔ اگر چھپا ہی تو کس مطبع مین۔ اگر ملا زمان کو اوس رسالہ پر ناز ہو ایک نسخہ
ہمارے پاس بھیج دیجیے۔ دو ہفتہ مین اوسکا جواب صواب پیش نہ کرون تو میرا ذمہ

اوس خط سبز وردی کتابی کے وصف مین — ناسخ ہمارے پاس ہین دفتر بھرے ہوے

مولوی صاحب کی لیاقت غائط الکلام و سیف الرحمن سے ظاہر ہی مشک آنست

صاحب تفہیم المسائل

کہ خود بعید نہ کہ عطار گوید جسطرح قصاب گوشت چھیچھڑے ہڈی ہٹا چھلنی جا بجا سے کاٹ کاٹ کر ایک حصہ پورا کرتے ہین مولویصاحب کتابونکی عبارت کتر کرتے رسالہ کی تکمیل فرماتے ہین - اونکو اسقدر سمجھ نہین کہ اس عبارت کو کس محل پر لکھنا چاہیے یا اس عبارت کو چونکہ اپنے ماسبق یا مالحق سے تعلق ہی ادھوری عبارت کیون کتری جاسے یا یہ مسئلہ چونکہ مرجوع عنہا غیر مفتی بہا ہی یا اس قول کا تخطیہ لوگون نے کیا ہی - پھر اسکے ذکر کا حاصل کیا ہی مضمون نگاری تو یہ شخص جانتا تک نہین کہ کس جانور کا نام ہی - البتہ گالیان خوب مشق ہین - انھین کتابون کے دیکھنے سے ہندوستان کی سیر کا لطف آتا ہی - پھر ایسا شخص لائق نہین جس سے آپسا قابل احتجاج کرے بعض شعرا کی راہ سنت ہین یہی جودت طبع سے مولود کی حرمت کو نظم کیا ہی خشکہ با گندہ و بر وزہ اگرچہ گندہ ملا ایجاد بندہ - آپ کو ان اشعار کے لکھنے کی ضرورت ہی کیا تھی - ایسے شخص کا کلام سنداً لکھا جاتا ہی جو مستند ہو ہم سچ کہتے ہین کہ آپ کی تحقیق کا پایہ ایسے شاعرون کے بدرجہا بلند ہی - مجکو خوشامد آتی ہی نہ آپ کی خوشامد سے مجھے کسی قسم کا نفع متخیل ہی خیر مجھے اونکی بھی خبر لینی ہی - فرماتے ہین

لہ

الغرض بدعات تو ہین بے شمار	چند باتون کو کیا بیان آشکار
مجلس مولد جو یان ایجاد ہی	یہ بھی بدعت سے غرض آباد ہی

جواب

مجلس مولد کبھی بدعت نہین	دوسرے بدعت کو بھی شرکت نہین
سنت حکمیہ یہ مولود ہی	دیکھیے تخریج بھی موجود ہی
حافظ و علامہ ابن حجر	جانتی ہی جنکو دنیا معتبر
کرتے ہین تخریج کیسی صاف صاف	منکرو اب چھوڑ دو لاف و گزاف

رکھتے تھے کیون صوم عاشورا رسول | تھا جو آئین یہودِ بوالفضول
شکر باری تھا فقط پیشِ نظر | روزہ رکھا آپ نے یہ جان کر
کیا نماز و روزہ و حج و زکوٰۃ | آپ نے ہمکو سکھائی بات بات
آپ ہی ہین ہادیِ راہِ خدا | آپ ہی ہین گمرہون کے رہنما
باعثِ ایجادِ عالم آپ ہین | باعثِ تخلیقِ آدم آپ ہین
جب کہ اس تخلیق سے سب کچھ ہوا | ہمپہ واجب ہوگیا شکرِ خدا
جسکو شغلِ مجلسِ مولود ہی | صرف اوسے شکرِ خدا مقصود ہی
اور سنیے یون سیوطی نے کہا | آپ نے اپنا عقیقہ خود کیا
جب عقیقہ ہوچکا تھا ایکبار | اس اعادہ مین تھا شکرِ کردگار
ہمکو بھی لازم ہی اس تخلیق پر | جان و دل سے شکرِ خلاقِ بشر
بزم پر انوارِ میلادِ نبی | ہی اداے شکرِ ایجادِ نبی
وضحی مین پڑھ سلیقہ شکر کا | ذکرِ نعمت ہی طریقہ شکر کا
یا کہ میلادِ نبی نعمت نہین | یا کہ بدعت شکر ہی سنت نہین
کرکے قولِ ابن جزری پر نظر | بولہب کے حال پر اب غور کر
مژدۂ میلاد جب اوسنے سنا | تھا چچا سنتے ہوے خوش ہوگیا
جاریہ جسنے خبر آکر یہ دی | کردیا آزاد اوسے کی یہ خوشی
جب کہ دوشنبہ کی آجاتی ہی رات | ہوتی ہی تخفیف اوسے ای نیکذات
مجلسِ مولود جو کوئی کرے | کیون نہ دامن دُرِ مقصد سے بھرے
یہ نتیجہ ہی میری تقریر کا | اور حاصل ہی میری تحریر کا
مجلسِ مولد کی جو بنیاد ہی | شکر ہی سے الغرض آباد ہی

ولہ

حمل سے کہ جب وضع کا آوے مقام — ہوتین قتیلیا کھڑے سب خاص و عام

جواب

سیئہ ہرگز نہین ہی یہ قیام — کہتے ہین اسکو حسن عالی مقام

ولہ

گویا حضرت آمنہ کا ہی حضور — اور حضرت کا یہ ہی وقت ظہور
اس ادب مین ہوگئے خود بے ادب — اس شناعت کو نہ سوچے ای عجب
امر یہ پردے کا ہی مستور ہی — سامنے سب کے نہین منظور ہی

جواب

تیرہ سو جس واقعہ کو ہو گئے — سمجھے گے اوسکو تمھین اب سامنے
چھوٹی تہمت اور پھر ترک ادب — اس شناعت کو نہ سوچے ای عجب

ولہ

مرثیہ کی طرح ہی ہجو ملیح — جس مین سمجھے حسن ہی ہی وہ قبیح

جواب

آپ کا یہ فہم ہی سم کیا کہین — اختلاط عقل یا سودا کہین
فرق ہا باشد میان این و آن — مرثیہ حضرت کہان اور یہ کہان

ولہ

روشن اس بدعت مین ہی یہ روشنی — اور بنٹنے کی بھی ہی مینے سنی

جواب

روشن اس بدعت مین ہی یہ روشنی — آپ نے یہ بات بے معنی کہی
ہان بنٹنے اور میلا دبی — صاف ہی یہ افترا سے مفتری

ولہ

دوستی بے خرد خود دشمنی	کیا کہون یہ دوستی کیسی ہئی
	جواب
ورنہ ابلیسے شوی اندر جہان	ہان وہان ترک حسد کن با جہان
	وله
اہل بدعت کی یہی میراث ہی	اس ہین منبر بھی کیا احداث ہی
بدعت نوسے رکھی بنیاد ہی	اک نہی خانہ ہوا ایجاد ہی
ان کے نقشے دیکھ کر وہ رو گئے	افضیون سے بھی یہ بڑھکر ہوے
دل کے اندھے ہین نہین کچھ سوجھ پر	کیا کہون انکی بھلا ہین بوجھ پر
جسکا جو دل چاہے سو تیار ہو	دین مین جو ہر کوی مختار ہو
جو رسالت ہو گئی سب کو حصول	کیا رہی پھر قید ارشاد رسول
صاحب خانہ کی کیا حاجت رہی	جو محبت سے کرے جائز وہی
اہل خانہ سے نہ گو آباد ہون	سیکڑون خانہ غرض بنیاد ہون
اس سبھون کی تھی یہی اصل غرض	مذہب باطل ہوے جتنے غرض
ہو گیا ہر جا یے ایجاد فقیر	چھوڑ دی وہ قید جسکے تھے اسیر
	جواب
اہل بدعت کی نہین میراث ہی	اس ہین منبر گر کیا احداث ہی
عین منبر پر پڑھا تھا برملا	حضرت حسان نے وصف مصطفی
نصب منبر مین رہا اب کیا کلام	خود وہان موجود تھے خیر الانام
آپ سے مروی ہی منبر آن ذکر	بلکہ بہر اہتمام شان ذکر
اسکا جو منکر ہو امردود ہی	خوب مجلس مجلس مولود ہی
کیون ہو اس ہین سینہ کا انزعاج	مجلس مولود کو دیجے رواج

مجلس مولد حسن ہی ای جناب	کیون ہو بہ فعل حسن ہیے اجتناب
نصب منبر بھی جو ہو کیا باک ہی	عظمت ذکر نبی پاک ہی
بود در انجیل نام مصطفی	آن سر پیغمبران بحر صفا
بود ذکر حلیہ ہا و شکل او	بود ذکر غزو و صوم و اکل او
طائفہ نصرانیان بہر ثواب	چون رسیدندی بدان نام خطاب
بوسہ دادندی بدان نام شریف	رو نہادندی بران وصف لطیف
اندرین فتنہ کہ گفتیم آن گروہ	ایمن از فتنہ بدند و از شکوہ
ایمن از شر امیران و وزیر	در پناہ نام احمد مستجیر
نسل ایشان نیز ہم بسیار شد	نور احمد ناصر آمد یار شد
وان گروہ دیگر از نصرانیان	نام احمد داشتندی مستہان
مستہان و خوار گشتند از فتن	از وزیر شوم رای و شوم فن
مستہان و خوار گشتند آن فریق	گشتہ محروم از خود و شرط طریق
بالکہ خوش خو امام مجتہد	تھے جو تعظیم نبی مین مستعد
اپکے پاس ایک تخت خاص تھا	بہر تذکیر حدیث مصطفی
بیٹھتے اوس پر نہتھے اسکے سوا	پھر کوئی گھر بھی جو ایسا ہو تو کیا
ایکہ دور از عشق احمد آمدی	گرد گان حب و تو گنبد آمدی

ولہ

کرتے ہین ہر سال کفار و ہنود	اپنے یان شادی کنھیا کا ولود
اور نصاری ہین یہی موجود ہی	حضرت عیسی کا جو مولود ہی
کرتے ہین وہ بھی بڑا اون سال مین	من تشبہ قوم ہیین اعمال مین
حضرت عیسی بھی ہین بیشک نبی	ان کے بھی مولود کی ہی یہ خوشی

کس لیے الزام ہوا اون پہ بھلا — حضرت عیسی کا ہی یہ دن بڑا
بلکہ اول ہی بڑا دن چاہیے — سے اپنے یان لازم اسے ٹھہرلیجے
حضرت عیسی کے ہونے سے امید — اسمہ احمد ہوئی سب کو نوید

جواب

لام ماضی کس طرح ساکن ہوا — من تشبہ آپنے کیون کر کہا
اور کچھ معنی بھی سمجھے ہین حضور — کس تشبہ سے ہوا بچنا ضرور
فرق ما بین لزوم و التزام — اس جگہ پر یاد رکھہ ای نیکنام
کرلے ہین ہندو طواف بتان — پھر طواف کعبہ نا جائز نہ جان
دین عیسی سے مجھے کیا واسطہ — کیون نصارا کی ہو لازم اقتدا
اعتراض ایسا جو تھا مد نظر — معترض ہوتے رسول اللہ پر
صوم عاشورا تو تھا فعل یہود — آپ نے پھر کیون کیا فعل یہود
ہر برس اس روزہ کو رکھا کیے — بلکہ اپنے کو احق فرما گئے
بدر گستاخی کسوف آفتاب — شد عزازیلی ز جرات رد باب
ہر کہ گستاخی کند اندر طریق — گردد اندر وادی حیرت غریق

ولہ

حضرت ابراہیم بھی مرسل ہی — اور ابو السلہ خلیل اللہ تھے
جد اعلی تھے رسول پاک کے — ہی ظہور احمدی اوس اصل سے
اونکا تھا مولود کرنا ضرور — حیف حضرت سے نہوا اوسکا ظہور

جواب

گر کسی باعث سے کیجے کوئی کام — ہو نہین سکتا ہی اوسمین اذن عام
روز عاشورا اگر روزہ رکھا — سید الکونین نے ای باصفا

ف اس قسم کے مسئلہ کی تحقیقات کچھ حدیث پر موقوف نہین بلکہ جسکو ذرہ اس شخص نے قرآن بھی عادت سے پڑھا یا ہی وہ سمجھ سکتا ہی ف نحو اوسکا جب الاسکے بجا انہ عجز اسکو بری کیا + نحو پڑھنے والا بھی کر سکتا ہی کہ یہ ترکیب غلط ہی معاذ اللہ ایسی غلط جسکا انتساب اسکی کی طرف کیا جاتا ہی توبہ ۱۲ سن

آپ پر لازم نہین آتا کبھی	روزہ ہاے نوح و ابراہیم بھی
یعنی جس دن نوح نے پائی نجات	یا کہ ابراہیم نے امی باصفات

ولہ

حیف جس مین یہ محبت ہو تمام	وہ کیا اصحاب نے کچھ نکرنہ کام
صدق سے صدیق نے یکسال بھی	مجلس مولد وہان اصلا نہ کی
حضرت فاروق و ذوالنورین نے	مرتضی اور حضرت سبطین نے
حیف اس ماہ ربیع کی سب بہار	کھوئی اور مجلس نہ کی اون یکبار
یا محبت مین کچھ اونکی قصور	یا عبادت مین کچھ رکھتے فتور
اون مین یا ماہ ربیع آتا نہ تھا	رسم بدعت یا کچھ بھاتا نہ تھا
کوئی شق اس مین کرو تم اختیار	چھوڑو و بدعت یا ہو دل مین شرمسار

جواب

لغو سب تقریر ہی یہ آپ کی	جسکو سنکر سبکو آتی ہی ہنسی
سال مین آتا تھا جب ماہ صیام	حضرت فاروق کرتے تھے قیام
نعمت البدعۃ اوسے فرماتے تھے	اور جماعت سے اوسے پڑھواتے تھے
صدق سے صدیق نے اک سال بھی	اوسکی جانب کچھ توجہ تک نہ کی
حیف اس ماہ مبارک کی بہار	مفت مین ضائع ہوئی ہی بار بار
یا کہ روزے مین کچھ اونکے قصور	یا عبادت مین کچھ رکھتے فتور
اونمین یا ماہ صیام آتا نہ تھا	امر بدعت یا کچھ بھاتا نہ تھا
کوئی شق اسمین کرو تم اختیار	چھوڑو و بدعت یا ہو دل مین شرمسار

ولہ

کہہ گئے یہ خاص ختم المرسلین	ہو مخاطب جانب اصحاب دین

عہ عین گناہ [illegible]
عہ اون یکبار چہ معنی دارد ۱۲

فاقتدوا بعدی ابابکر و عمر / اہل سنت ہین اسی تقلید پر
فیکم الثقلین اسنے تارک / ہی مخالف فی الضلالۃ ہالک

جواب

جو مخالف ہی ضلالت مین ہی وہ / جو کہ دشمن ہی بطالت مین ہی وہ
جب ہوئی تخریج اسکی صاف صاف / منتسب کسکی طرف ہوگا خلاف
آفتاب آمد دلیل آفتاب / گر دلیلت باید از وی رو متاب

ولہ

مجلس معراج جو دی ہی قرار / اس بیان مین اوسکو بھی کرلو شمار

جواب

ذکر معراج نبی بدعت نہین / ہوگا ذکر مصطفی بدعت کہین

ولہ

اہل دین رہتے ہین خود دائم بیان / ذکر حضرت مین ہمیشہ تر زبان

جواب

اہل دین رہتے ہین خود دائم بیان / مست ذوق حب شاہ مرسلان
پھر علامت حب کی ہی اکثار ذکر / ہی محب کے واسطے انوار ذکر
بزم مولد مجلس ذکر نبی ست / ذکر مجلس یا بہ نزدت خوب نیست
ذکر کی مجلس کے ہین وہ مرتبے / پھرتے ہین جسکو فرشتے ڈھونڈھتے
ہی بہت مشہور فرمان خدا / ذکر میرا جسنے مجلس مین کیا
یاد کرتا ہون مین ایسے شخص کو / ایسی مجلس مین جو بہتر اوس سے ہو
اور جب یہ بات ثابت ہو چکی / شکر حق ہی ذکر میلاد نبی
اور شکر حق ہی ذکر حق ضرور / منکر اسکا عقل سے کوسون ہی دور

کیا رہا اب اس مین شک ای مدعی — بزم مولد بزم ذکر حق ہوئی

ولہ

ہیچ و تسی ذکر با بانگ بلند — ہی رسول اللہ کو بس دل پسند
ہی بیان وعظ حضرت کا سیر — جس سے ہو معلوم سبکو خیر و شر
درس قرآن و احادیث رسول — ذکر حضرت اس مین ہی بیشک حصول
جمعہ اور عیدین اس مین کیا ہین کم — جو کرین ماہ ربیع احیا دہم
جتنے ہین اعمال امت کے تمام — صدقہ و خیرات و صلوٰۃ و صیام
اجر ہین اس مین رسول پاک کو — خاص اونکو غیر ممنون اجر ہو

جواب

اہل دین ہین ذاکر فضل رسول — اسکے منکر ہین تمامی بوالفضول
مجلس مولود ہی ذکر سیر — کرتے ہو انکار جس سے سربسر
درس قرآن و احادیث رسول — مجلس میلاد مین ہی سب حصول
پھر جو کچھ رکھتے ہو عقل ذوفنون — اور اس سے بڑھکے مین کچھہ کہون
وعظ ہو یا درس ہو یا ہو اذان — مین نے مانا ذکر ہین سب بیگمان
شکر مولد جو بیان مقصود ہی — وہ تو ان اذکار مین مفقود ہی
پھر بحض مقتضاے حب جو ہو — ان سے کیا نسبت بھلا اوس فکر کو
ان مین تو حیثیتین کچھہ اور ہین — اور اوسکے اور ہی کچھہ طور ہین
جو ربیع پاک کو ہی رابطہ — جمعہ و عیدین کو کیا واسطہ
کوئی نعمت جب کبھی واقع ہوئی — شکر مین اوسکے یہ تھا طور نبی
جو زمانہ مثل ہنگام وقوع — بعد ختم دور ادھر کرتا رجوع
بہر شکر حضرت پروردگار — کرتے تھے اکثر اوسی کو اختیار

ع لام ساکن ہوتا ہے یہ غلط ہے ۱۲

هان نظیر اسکی اگر منظور هی	روزهٔ دوشنبه و عاشوره هی

ولہ

دشمن حق سے کرے جو دوستی	هی پیمبر کا عدو وه دوزخی
چھوڑ سکتے هین نهین دنیاے دون	هین نصاری کے یہان خود سرنگون
کب هو ایسے شخص سے راضی رسول	گو کرے مولود سو وه بو الفضول
لاتے هین تعظیم کافر کی بجا	واسطے دنیاے دون کے بیحیا
جیفهٔ دنیا کے طالب هین کلاب	انسے کب خوش هو رسول مستطاب
مجلسون مین جس قدر هوتا هی صرف	چپکے دو محتاج کو کیا اوسکا حرف
مجلس مولود کا هی کاروبار	سنت نبوی سے هو صد ننگ و عار
جو کهو مولود کر ڈالین هزار	لیک وه سنت نه هو هو جسمین عار
هو نه بیوه کا کبهی ثانی نکاح	ننگ لادین اس مین بدتر از سفاح

جواب

پوچھتا اهل خرد سے صاف هون	منصفون سے چاهتا انصاف هون
حب دنیا هو که حب جاه هو	حاکمون سے یا که رسم و راه هو
یا نکاح بیوه کا هو مسئلا	بحث مین مولد کی اونکو دخل کیا
یا کرے جو بزم میلاد نبی	انمین کیا تخصیص هی اوس شخص کی
چپکے کچھ دینا کسی محتاج کو	خیر هی یه اس مین کیون انکار هو
بزم مولد بهی هی اک خیر عظیم	مستحق رحمت رب کریم
پر نهین هی خیر مانع خیر کا	ایک کی خاطر چهٹے کیون دوسرا

جب همنے منکرین کی کیفیت اونکی تصانیف کا حال اور دیکهکر پهینک دیا توهم نهین چاهتے که ان قل اعوذیون کے مقابله مین اکابر محدثین

یا اونکی عمدہ تصانیف کا ذکر کیا جاے - مگر ذہن مین یہ بات آتی ہے کہ کہین آپ یا آپ کے جوار مین کو یہ خیال نہو کہ اگر مجلس میلاد سنت حکمیہ ہوتی تو خواہ مخواہ محدثین اسکے مجوز ہوتے اونکے فتاوی یا رسائل یا کتب مین اوسکے جواز کا ذکر ہوتا یا خاص مولود کے رسالے لکھے ہوتے اس لیے بمجبوری چند اکابر دین کی تصانیف کا ذکر کیا جاہتا ہون ملاحظہ فرمائیے - فتوی حافظ ابو الفضل بن حجر عسقلانی - رسالہ علامہ سیوطی بجواب فاکہانی - الانوار و مصباح السرور و الافکار فی مولد النبی المختار تصنیف علامہ ابو الحسن احمد ابن عبد اللہ البکری - کشف الظنون مین ہے ہو کتاب جامع مفید جمعہا البقر فی شہر ربیع الاول - الدر المنتظم فی مولد النبی الاعظم تصنیف علامہ ابو القاسم محمد بن عثمان اللولوی الدمشقی - مصنف علامہ نے اسکو مختصر کر کے اللفظ الجمیل لمولد النبی الجلیل نام رکھا - المولد الروی فی مولد النبوی تصنیف ملا علی قاری - موعد الکرام لمولد النبی علیہ السلام تصنیف شیخ برہان الدین ابراہیم جعبری - مولد نبی علیہ السلام ترکی منظوم سلیمان سوی یہ سلطان بلدرم بایزید کے استاد تھے بلاد روم مین ایسے منظوم کو پڑھتے ہین بہت لوگون نے اگرچہ منظوم کیا مگر اسکی مقبولیت کو کوئی منظوم نہ پہنچا - جامع الآثار فی مولد النبی المختار تصنیف علامہ شمس الدین محمد حافظ بن ناصر الدین دمشقی اسکی تین جلدین ہین - المولد الصادی فی مولد الہادی - اللفظ الرائق فی مولد خیر الخلائق انہین کی تصنیف ہے التعریف بالمولد الشریف تصنیف علامہ حافظ ابن جزری - پھر علامہ نے اسے مختصر کر کے عرف التعریف بالمولد الشریف نام رکھا - در منتظم تصنیف علامہ شیخ محمد بن عثمان - پھر علامہ نے اسکو مختصر کیا - سید عفیف الدین نے چند مولود جمع کیے - کتاب مولود علامہ برہان محمد ناجی - فتح اللہ حسبی وکفی فی مولد المصطفی تصنیف شیخ ابو الصفا - مولود منظوم علامہ شمس دمیاطی جنکو ابن السیناطی کہتے ہین - ارجوزہ علامہ برہان بن یوسف قاقوس اس مین چار سو بیت ہین - رسالہ مولود حافظ زین الدین

عراقی ایک جزو کا رسالہ ہی - رسالہ مولود حافظ سخاوی یہ بھی ایک جزو کا رسالہ ہی
النفحۃ العنبریہ فی مولد خیر البریہ تصنیف علامہ مجد الدین ابی طاہر محمد بن یعقوب فیروز آبادی
شیرازی - رسالہ علامہ ابن جوزی - رسالہ مولود علامہ حسن بن عبد الکریم شافعی مدنی المشہور
بجعفر برزنجی یہ رسالہ مشہور و متداول مقبول طبائع خاص و عام ہی جسکی شرح فتح اللہ العلیم
الستار انجی ہی کچھہ انھین پر منحصر نہین ہی بہت محدثین نے اس طرف توجہ فرمائی ہی
جنکا ذکر باعث تطویل ہی - ہندوستان مین علامہ حافظ منیر احسن علی محدث لکھنوی و
مولانا شاہ سلامت اللہ بدایونی رحمہما اللہ تعالی نے مولود کے رسالے لکھے ہیں
بہت سے لوگون نے توجہ فرمائی مگر ہنوز احتیاج اس امر کی باقی ہی کہ کوئی رسالہ جامع حاوی
روایات صحیحہ زبان اردو مین لکھا جاوے - اس تصنیف مین ایسا شخص اپنے بے بہا وقت کو
صرف کریگا جو ازل مین اس خدمت کے انصرام پر موفق ہوا ہی - باقی رہے محدثین
مجوزین میلاد جنکے خاص رسائل میلاد کے ہماری نظر سے نہین گذرے یا کسی کتاب مین
اوسکا ذکر نہین دیکھا اونکا حصر نہین ہو سکتا بعض کے نام نامی تو آپ نے منکرین مین
لکھدیے ہین جسکا حال ہمنے عرض کیا ما بقی کے اسمار گرامی کا لکھنا باعث طوالت ہی - اس لیے
اس موقع پر اس قدر گذارش کرنا کافی سمجھتا ہون کہ اگر بمقابلہ حافظ ابو محمد عبد الرحمن بن
اسمعیل المعروف بابی شامہ شیخ امام نووی و علامہ شہاب الدین بن حجر مکی ہیتمی - جو مجوزین
سے ہین - آپ کسی منکر کا نام لے سکتے ہین بسم اللہ - خیر اس سے بھی گھٹا کر ہم
کہتے ہین کہ آپ کسی ایسے عالم کا نام لیجیے جو شاہ ولی اللہ محدث دہلوی مجوز میلاد
نبوی کے ہم پایہ ہو - قصہ مختصر اگر چراغ ہاتھہ مین لیکر ڈھونڈھیے تو کوئی حافظ
محدث منکر نظر نہ آئیگا - ایرے غیرے اگر لاکھہ بکین یا اپنا دماغ جائین تو اونکی سنتا
کون ہی عوام کالانعام کے اقوال نہ ہماری نظروں مین کسی قسم کی وقعت رکھتے نہ
اونکے کہنے سننے سے ہم محدثین مجتہدین کو مبتدع و ہوا پرست کہ سکتے ہین - اچھا اگر وہ

مبتدع ہین تو اونکی اسانید اونکی تحقیقات و تصنیفات کو نامقبول سمجھیے پھر دیکھیے
علم حدیث کو اس کس قسم کا گزند پہنچتا ہی جس طرح شیعون کے مناظرہ مین ہم لوگ
صحابہ کرام کا نام لیتے ڈرتے ہین کہ کہین وہ گستاخی سے نہ پیش آئین۔ اسی طرح
وہابیون کے مقابلہ مین محدثین و مجتہدین و شیوخ طریقہ کے ذکر سے دل گھبراتا ہی
کہ وہ اونکی جناب مین بے ادبی نہ کر بیٹھین۔ آپ ملاحظہ فرمائین کہ جب بحث
بدعت کے حسن و قبیح مین پڑی اہل حق کیطرف سے حضرت عمر رض کے قول سے
استناد ہوا بعض حضرات کس گستاخی سے پیش آئے چنانچہ اس مقدمہ مین صباح الحق
الصریح عن احکام المحدث الحسن و القبیح کی عبارت جو سابقا لکھی گئی ہی آپکے ملاحظہ
گذری ہو۔ ایک صاحب لکھتے ہین بعد اسکے نوین صدی مین ابن جزری کی
بدولت اوسکے جواز نے رواج پایا اوسکے بعد سخاوی اور سیوطی وغیرہما بطور
بھیڑ چال کے متبع بن جزری کے ہوتے رہے کیا بھیڑ چال عرف مین دشنام
زشت نہین ہی۔ کیا بھیڑ چال بے سمجھے بوجھے بے تحقیق کی جگہ مستعمل نہین ہی
خیر آپ نے کسی کا نام لیکے صاف صاف گالیان اگرچہ نہین سنائین مگر گول گول
تقریر سے تمام مجوزین کو مبتدع ضال تو ٹھہرا دیا یہ گالی نہین تو کیا ہی۔ آپنے محدثین کے
مقابلہ مین صاحب راہ جنت و صاحب راہ سنت و صاحب تفہیم المسائل کو پیش کیا
کیا اس سے آپ کو توہین مقصود نہ تھی۔ ہم ان منکرین سے مولوی کرامت علی جونپوری
مولوی مظہر کریم لکھنوی مولوی کریم اللہ دہلوی مولوی فرید الدین دہلوی کو بدرجہا
قابل و ذی علم سمجھتے ہین۔ ہمنے فرض کیا کہ آپ لوگ امیر نواب صاحب خطاب
ڈپٹی کلکٹر ہین ہم غریب محتاج پریشان حال۔ پھر کیا اس سے آپ لوگ چھیڑ
کھڑے ہو گئے موتین گے۔ ہمارے اکابر کو برا بھلا لکھ کے ہمارا دل دکھائینگے
اور ہم چپکے سنتے رہینگے۔ اگر ہم آپ سے مانگنے جائین آپ جو کچھ چاہیے فرمائیے۔

بیٹھے بٹھائے کیون برا بھلا کہتے ہین۔ آپ جانتے ہین کہ جب آپ لوگ ہر مجمع و محفل مین ہم لوگون کو مبتدع اہل ہوا فاسق فاجر کافر مشرک کہنے لگے ہم لوگ علیحدہ ہو بیٹھے پھر آپ لوگونکی طرف سے رسالون کی بھرمار شروع ہوئی ہزارون کلمات ناشایستہ نظر سے گذرتے رہے مگر سکوت کرتے رہے۔ آخر بے باکی کا کچھ ٹھکانا ہی اب امام اعظم علیہ الرحمہ کی نسبت کسقدر گستاخی کے کلمات چھپ رہے ہین۔ رسالہ ظفر المبین ملاحظہ فرمایئے پھر کہان تک دست بدست بیٹھا دیکھا کرون

دل ہی تو ہی نہ سنگ وخشت درد سے بھر نہ آئے کیون
روینگے ہم ہزار بار کوئی ہمکو ستائے کیون

آگ بھڑک گئی جب تک اچھی طرح پانی چھڑکا جائے بجھ نہین سکتی مجبوراً ہمنے بھی جوابا قلم اوٹھایا۔ ایسے پر شور وقت مین حفاظت خود اختیاری ضرور چاہیے سر دست آپکی عالی خدمت مین اسی قدر لکھنا کافی سمجھتا ہون کہ آپ آخر رسالہ مین لکھتے ہین غرض کہ اذکار ماثورہ عبادت حسن لذاتہ ہین اور ذکر میلاد حضرت خیر البشر علیہ الف الف صلوات کا منجملہ اذکار ماثورہ سے ہی۔ اور جب شامل ہون یہ بدعات کو تو قبیح لغیرہ ہونگے مثل صوم ایام محرمہ للصوم کے کہ فی نفسہ صوم عبادت حسن لذاتہ ہی۔ اور قبیح لغیرہ بسبب رکھنے اوسکے ایام محرمہ للصوم مین ہی۔ اب جب اس قبیحہ سے وہ خالص ہوگیا وہی حسن اوسمین باقی ہی ایسے ہی ذکر میلاد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ فی نفسہ حسن ومحمود وعبادت ہی جب شمول بدعات قبیحہ کا اسمین ہوگیا وہی قبح اوسمین آگیا اور ہوگیا یہ قبیحہ لغیرہ پھر جب وہ اون بدعات محرمہ سے خالص ہوگیا وہی حسن اوسکا اوسمین باقی ہی۔ سو مومن پاک عقیدہ والے کو لازم وواجب ہی کہ ذکر میلاد حضرت خیر البشر کو کہ عبادت ہی کے طور پر اوسکو کیا کرے یعنی جیسے اور عبادت مین مثل نماز وروزہ وتلاوت قرآن مجید حدیث شریف وذکر ووعظ ونصیحت وغیرہ کے اسکا بیان کیا کرے بلا تعین اور تخصیص

خاص کے بموجب الدین النصیحۃ کے کہ لوگونکو حضرت کا احوال خیر مآل سنانا اور اونکو اوسپر
آگاہ کرنا اور اوسپر رغبت دلانا مقصود شارع علیہ السلام کا ہے۔ فہذا ہو المدعی اور عکس اوسکا
موجب خسران و وبال کا ہے انتہی ملخصاً بقدر الحاجۃ۔ الحمد للہ کہ مخاطب کے دل پر ہماری
تحریر کا اسقدر اثر تو ہوا کہ ذکر میلاد کو منجملہ اذکار ماثورہ کے سمجھا۔ ؎

چمن سینچا یہانتک باغبان نے خون بلبل سے
کہ آخر رنگ ہو کر پھوٹ نکلا چہرہ گل سے

ہم بھی تو یہی کہتے ہین کہ ذکر میلاد منجملہ اذکار ماثورہ ہے جو بدعات مذمومہ سے خالی ہو
وہ حسن لذاتہ اور عبادت ہے بدعات مذمومہ کے امتزاج سے قبیح لغیرہ ہو جائیگا۔ اگر
یہی بات پہلے کہی ہوتی تو مجھے اسقدر سمجھانے کی ضرورت کیون داعی ہوتی۔ انصاف
کیجیے کہ رسالہ کا نام صریح کہے دیتا ہے۔ کہ حضرت مخاطب نفس مجالس ذکر میلاد کو برا
سمجھتے ہین۔ آپ نے بدعت کی بحث مین ناحق جزو کا جزو سیاہ کیا مجلس میلاد مین
جو لوگ بدعت مذمومہ شریک کرتے ہین آپ کو اون بدعات کا بیان کرنا تھا پھر اونکی
قباحت بیان فرماکے لوگون کو روکنا تھا پہلے تو آپ نفس مجلس کو بدعت کہتے
آئے اب سنبھل کر اوسے منجملہ ادعیہ ماثورہ فرماتے ہین۔ ؎

کی میرے قتل کے بعد اوسنے جفا سے توبہ
ہائے اوس زود پشیمان کا پشیمان ہونا

آپ ہی انصاف فرمائین کہ جو شخص نماز بے طہارت یا بدون تعدیل ارکان کے
پڑھتا ہو نماز کے شرائط و مفسدات صلوۃ اوسکو سمجھائے جائینگے یا نفس نماز کی
حرمت بیان کی جائیگی۔ اگر آپ سچ مچ نفس میلاد کو جو بدعات سے خالی ہو منجملہ
اذکار ماثورہ سمجھتے ہین۔ تو پھر آپنے سنداً ایسے لوگون کا نام کیون لکھا جو مجلس میلاد کے
نام سے جلتے ہین۔ جیسے مولوی بشیر الدین قنوجی وغیرہ کیا آپ اونکے عقائد اور
اونکے حالات سے واقف نہین ہین۔ یون تجاہل تو امر آخر ہے۔ خیر بعد خرابی بصرہ
آپکو نام کی اصلاح کا خیال تو آیا۔ قرۃ العیون مین آپ نے رسالہ کا نام یون

تحریر فرمایا۔ مرۃ سنتہ السنیہ من الدلائل قویہ فی دفع ظلمۃ مجلس المولدیۃ۔ بہیئۃ الکذائیہ
نام لکھے پھر کا سہی بے معنی سہی مگر بہیئۃ کذائیہ کی قید تو لگی ہے۔ یہ کہنے کا موقع تو ہے کہ
ہم نفس مجلس کو برا نہیں کہتے۔ مگر اسمیں بھی قنوجی کا مذکور ہے یہ نہ سمجھے کہ میرا
مقصود کیا ہے اور نام کسکا لیتا ہون۔ ایک مچھلی تالاب کو گندہ کرتی ہے۔ اگر آپ
اس دعوی میں صادق ہوئے تو بے شک ان لوگون سے دامن کشان
ہو جاتے اس سازش سے تو دال میں کالا نظر آتا ہے ؎
ولائل الحب لایخفی علے احدٍ   کحامل المسک لایخفی اذا عبقا
بہر حال یہ ہماری محنت کا اثر ہے جو آپ کے مونھ سے مجلس مولد کو عبادت کہلا دیا
خاص اس بیان میں آپ ہم سے کچھ خلاف نہیں ہمارا مقصود بھی یہی ہے جو آپ کہتے ہیں ؎
وادی مجنون میں او لیلی جو رکھیگی قدم   نالۂ زنجیر نکلے گا تری خلخال سے
یا یہ معجزہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے کہ ایسے منکر کے منہ سے حق کلمہ
کہلا دیا فنعوذ من محمد صلی اللہ علیہ وسلم و معجزاتہ۔ جب اس تحریر سے یہ بات ثابت
ہوگئی کہ آپ بھی مجلس مولد کو جائز سمجھتے ہیں بشرطیکہ منہیات سے پاک ہو تو پھر ہم
آپ کیون جھگڑنے بیٹھیں میں سنتا ہون کہ آپ کو بھی دعوی حنفیت ہے اور آپ کو بیشتر
مسائل میں وہابیان ہند سے خلاف ہے۔ تو پھر آئیے ہم آپ بالاتفاق خم ٹھوک کے مخالفین کے
مقابلہ کا اشتہار دیدیں۔ ہم لوگ ناحق آپس میں کیون لڑکر زخمی ہو جائیں۔ آپ ذی
ثروت ہیں آپ سے دین کو خاصی مدد پہنچیگی۔ خدا کی قسم یہ بات ہم اپنی نیک نیتی سے
بلحاظ مصلحت وقت عرض کرتے ہیں جیسے آپ بھی اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں ماننے نہ ماننے کا
آپکو اختیار ہے۔ ہم آپ سے اپنی گلو خلاصی نہیں چاہتے نہ ہمیں فی ذاتہ آپکے مقابلہ کی کچھ پروا ہے
الحمد للہ کہ یہ زمانہ جیسا ہے اکابرین مجوزین میلاد سے خالی نہیں۔ جامع البرکات حضرت
مولانا حافظ ابو الحسنات محمد عبد الحی حنفی محدث لکھنوی مجدد مائۃ ثالث عشر سے اس زمانہ کو

شرف عظیم حاصل ہے پھر ایسے وقت مین ہر کس و ناکس کا کام نہین جو انکار کا دم مارے

نوبت سعدی کہ مبادا کہن   شرم ندارے کہ بگوے سخن

مولانا کے ہاتھ کا لکھا ہوا ایک فتوی مورخہ جمادی اولی ۹ سنہ ۱۲ ہجری میرے پاس موجود ہے اوسمین
تحریر فرماتے ہین۔ ذکر مولد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ ایک فرد ہے افراد وعظ سے اگر روایات صحیحہ
اور منکرات شرعیہ و تخصیصات عرفیہ سے خالی ہو تو مستحسن اور موجب زائد ثواب ہے سیوطی اور ابن حجر مکی اور
ابن حجر عسقلانی اور ابو شامہ اور قسطلانی اور زرقانی وغیرہ نے تصریح اوسکی کی ہے۔ اور اول بدعت اوس
کو فاکہانی نے تحریر کیا مگر علما جو بعد اونکے آئے اونھون نے انکار کو بوجہ احسن رد کر دیا۔ فجزاہم اللہ جزاء خیرا
انتہی۔ مولانا ایسی فصاحت و بلاغت سے بیان مولود کا فرماتے ہین کہ ماشاء اللہ ماشاء اللہ حیدرآباد
دکن مین جب رونق افروز تھے مجلس مین ہزارون آدمیون کا مجمع ہوتا تھا طرف سے صدا صل علی صل علی آتی تھی
جب سے لکھنؤ مین تشریف رکھتے ہین اکثر مجالس مین آپ بیان فرماتے ہین۔ فبارک اللہ تعالی فی عمرہ۔
اس محل پر ہم جناب مولانا محمد عبد القادر بدایونی سلمہ اللہ تعالی کو نہین بھولتے جب ہندوستان مین کچھ کچھ انکار
پھیل چلا مولوی مظہر کریم مرحوم نے مجموعہ غایۃ المرام فی تحقیق المولد والقیام چھپوایا حضرت مولانا
شاہ سلامت اللہ بدایونی قدس سرہ نے اشباع الکلام فی اثبات المولد والقیام کی تصنیف مین اپنا
بے بہا وقت صرف کیا علمائے لکھنؤ رفع اللہ شانہم نے جواب استفتا شائع کیا۔ پھر انکار کی
آگ بھڑک اوٹھی منکرین نے متعدد رسالے چھاپکے مشتہر کیے پھر مولانا محمد عبد القادر صاحب کا کام تھا
جنھون نے اپنی ذاتی تحقیقات سے اس مشتعلہ جوالہ کو بجھایا منکرین سے فارغ خطی لکھوالی مولانا اپنا
تمام وقت مخالفین کے شبہات کے جواب مین صرف فرماتے ہین فجزاہما اللہ تعالی خیر الجزاء۔
اگرچہ ہنوز مجھے بہت کچھ کہنا تھا لیکن آپ کی رعایت سے اس رسالہ کو تمام کیا چاہتا ہون

کم گو سخن کہ خاطر دلدار نازک ست   بار گہر نمی کشد این تار نازک ست

خداوند کریم بمقتضائے عنایت خاص کے میری سعی مشکور فرمائے اور مجھے اپنے حبیب کے کفش بردارون مین محشور فرمائے

زچشمش یک نظر کافی بود لیکن چو می بینم   کجا این دل کہ من دارم قبول آن نظر افتد

سلام بر حضرت خیر الانام علیہ الصلوۃ الی یوم القیام

سلام ای خندۂ زرین زبان ۔ نثار سر سید مرسلان
سلام مسلسل جعد زلف پری ۔ نثار سر حبیب پیغمبری
سلام ای صفا خیز آب حیات ۔ فدای جناب شہ کائنات
سلام ای دوای دل دردمند ۔ سلام ای شب افروز چرخ بلند
سلام ای شفا بخش درد نہان ۔ سلام ای مسیحای دل خستگان
سلام ای گل گلشن مصطفا ۔ سلام ای نسیم بہار صفا
سلام ای سفر کردۂ لامکان ۔ سلام ای نگین دل عاشقان
سلام ای خدا سے میرے عذر خواہ ۔ سلام ای مرے تم شفیع گناہ
سلام ای مرے درد کے چارہ ساز ۔ مرے روح پرور مرے دلنواز
سلام ای رسول فلک بارگاہ ۔ مرے بندہ پرور مرے بادشاہ
سلام ای سحاب مطیر کرم ۔ کریم السجایا جمیل الشیم
سلام ای تجلی نور قدم ۔ نبی البرایا شفیع الامم
سلام ای حبیب خدای علیم ۔ قسیم جسیم نسیم وسیم
سلام ای شہ روز امید و بیم ۔ شفیع مطاع رؤف رحیم
سلام ای رسول خدای کبیر ۔ سراج نبی بشیر نذیر
سلام ای نبی بلیغ و فصیح ۔ حسین جمیل صبیح ملیح
سلام ای دلیل رہ مستقیم ۔ حبیب جلیل خلیل کریم
سلام ای امام نبی و ولی ۔ نقی تقی صفی و وفی
سلام ای در تاج دین السلام ۔ سلام ای سر مرسلین السلام
سلام ای مرے پیشوا السلام ۔ سلام ای مرے مقتدا السلام

سلام ای حبیب خدا السلام
سلام ای دل عاشق خستہ دل
مئے عشق سے اپنے سرشار کر
یمین و لیسار و درون و برون
کرون جس طرف چشم نمناک وا
تڑپ کر نہ حسرت سے ہر گز مرون
لحد تک تمھاری محبت کے ساتھ
یہ جلوے تمھارے جو گھیرے رہین
نہ مر کر بھی ہو نشۂ عشق دور
قیامت کے دن جب اوٹھون خاک سے
نہ جنت کی خواہش نہ دوزخ سے ڈر
سوا اسکے کیا آرزو ہو بھلا

سلام ای شہ انبیا السلام
نرکھے ماسوا مین مجھے پا بہ گل
نہ مجھ کچھ رہے پاو سر کی خبر
بس ایک آپکا جلوہ دیکھا کرون
نظر کچھ نہ آئے تمھارے سوا
تمھین دیکھتے دیکھتے جان دون
چلا جاؤن دنیا سے راحت کے ساتھ
نہ کونے لحد کے اندھیرے رہین
وہان بھی ہون مین محبت مین چور
لپٹ جاؤن بس دامن پاک سے
رہے آپ کا جلوہ مدنظر
علیک الصلوۃ ای نبی الوریٰ

تمت الرسالۃ

تقریظ مولوی محمد اسعد صاحب سکندر پوری

الٰہی تیرا شکر کس زبان سے ادا کرون تو نے مجھے بدعت و شرک سے بچایا۔ اپنے حبیب محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا کفش بردار بنایا۔ جنکی اطاعت تیری محبت ہی۔ اور جنکی فرمان برداری عین عبادت۔ بعد ازین فقیر حقیر محمد اسعد سکندر پوری ارباب دین واصحاب یقین کی خدمات عالیات مین عرض کرتا ہی کہ اس زمانہ مین جس قدر مجلس میلاد کا رواج بڑھتا جاتا ہی منکرین جلتے ہین۔ ذکر مبارک کو سن کر معاندین کے قلوب

قاسیہ سے آگ کے شعلے نکلتے ہین - جب سنتے ہین کہ آج مسلمانون کے
مجمع مین آپ کی ولادت باسعادت کا مذکور رہی آگ بگولا ہو جاتے ہین -
آتش غیظ و غضب مین جل بھن کر ہزارون گالیان سناتے ہین -
جب حامی دین ظل اللہ فی الارضین سلطان ابن السلطان و خاقان
ابن الخاقان حضرت مولانا سلطان عبد الحمید خان ادام اللہ سلطنتہ کی
مجلس میلاد کی دھوم دھام سن پاتے ہین - دل افسردہ خاطر پژمردہ سے
آہ کھینچکر روتی صورت بناتے ہین - جب مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ ادہما اللہ تعالی
شرفا و تعظیما کے مجالس میلاد کا مذکور ہوتا ہی - دل پاش پاش کلیجہ مین
ناسور ہوتا ہی - کبھی ان بلاد طیبہ کی توہین کی جاتی ہی - کبھی محدثین اکابر
دین رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ کی خبر لی جاتی ہی - خصوصا جب سے منکرین بلاد
محترمہ سے نکالے گئے - منکرین کی طرف سے مجلس میلاد مین رسالے پر
رسالے چھپنے شروع ہوے - مگر الحمد للہ مسلمانون نے جواب ترکی بترکی دیا -
خم ٹھوک کر معاندین سے مقابلہ کیا - کوئی رسالہ منکرین کا ایسا نہوگا جسکا جواب نہ دیا گیا -
کوئی منکر ایسا نہین جسکا مقابلہ نہ کیا گیا - ملاحظہ فرمائیے جب رسالہ مرتۃ السنتۃ السنیۃ
لرؤیۃ قبح مجلس المولد بہ جناب مستطاب معلی القاب متبع سنت سید المرسلین امام المتکلمین
حضرت مولانا حکیم وکیل احمد سکندرپوری کی نظر سے گذرا باوجود ضیق فرصت
کے چند روز مین اوسکا جواب صواب تحریر فرمایا - اور اعلاء کلمۃ اللہ کے
لیے مطبع مصطفائی مین باہتمام خان والاشان جناب محمد عبد الواحد خان
سلمہ اللہ المنان چھپوایا - فجزاہ اللہ تعالی خیر الجزاء بحرمۃ سید الانبیاء - کہان
ہین مشتاقین ذکر نبوی صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم بسم اللہ تشریف لائین اور
اس رسالہ بلکولی کو ابتدا سے انتہا تک شوق سے ملاحظہ فرمائین +

قطعهٔ تاریخ طبع از مولوی ولی الحسنین صاحب سکندرپوری

گشت تصنیف بہ میلاد نبی — این کتابی کہ نہ دیدست و شنید
نقطہ اش غیرت عقد پروین — صفحہ اش رشک ضیای خورشید
فکر کردم پئے سال طبعش — گفت دل فتنۂ عالم خوابید ١٢٩٩ھ

قطعهٔ تاریخ طبع از مولوی وصی الحسنین صاحب سکندرپوری

وہ چہ خوش گشت کتابی مطبوع — کہ بہ توصیف قلم شد قاصر
گشت منظور چو سال طبعش — ہاتف غیب بمن گشت ناصر
سر اعدا ببرید و فرمود — این کتابی ست عجیب و نادر ١٢٩٩ھ

قطعهٔ تاریخ طبع از شیخ محمد عبد العزیز صاحب سکندرپوری

یہ اوس تحریر کا ہی حق تحریر — جو ہی تردید کو دنیا مین موضوع
لکھا ہے مینے بھی سال طبع اوسکا — کلام مستند تالیف و مطبوع ١٢٩٩ھ

قطعهٔ تاریخ طبع از شیخ محمد عبد الاحد صاحب سکندرپوری

جواب مین یہ رسالہ تو لاجواب ہوا — نہین زبان وہ قلم مین کہ کیجیے تعریف
سروش غیب نے تاریخ طبع مجھہ سے کہی — وکیل احمد یکتاے عصر کی تصنیف ١٢٩٩ھ

قطعهٔ تاریخ طبع از حکیم محمد عبد القدوس صاحب سکندرپوری

فاضل اکمل وکیل احمد کہ ہست — ندرو مانندش نیابی بر زمین

گفت رشک سہ چہار وش کتاب	ز و منور گشت ایوان یقین
از سر انصاف گفتم ای طبیب	سلک گوہر زیرہ ہر ہر سطر این

۱۲۹۹ھ

قطعۂ تاریخ طبع از شیخ محمد ظہور الحسن صاحب سکندر پوری

منکر کے رد مین یہ جو رسالہ لکھا گیا	لا ریب لاجواب ہی بیشک ہی بیمثال
تاریخ طبع کی جو ہوئی فکر طبع کو	تردید ہر نفیس نہایت لکھا یہ سال

۱۲۹۹ھ

قطعۂ تاریخ طبع از مولوی محمد سعد صاحب سکندر پوری

وحید عصر حکیم وکیل احمد نے	جواز مجلس میلاد کی لکھی ہی دلیل
عجب کتاب ہی کہتے ہین دیکھ کر منکر	کہ منکرون کو اب انکار کی نہین ہی سبیل
عبث پڑے ہین تعصب مین حق یہ ہی واللہ	ہر ایک بات کو اب مان لیجیے بے قیل
یہ سال طبع لکھا مینے رو سے بہجت کے	سخن شناس کے آگے جواب ہی یہ جلیل

۱۲۹۹ھ

قطعۂ تاریخ از منشی غلام محمد غوث صاحب المتخلص بہ منیر برادر زادۂ قاضی ارتضا علی خان مرحوم

بمیدان روآن فضیلت مآب	کمیت قلم را خوش ابر جہاند
چہ تصنیف کردست نادر کتاب	بسا فتنہ ورین حسد نشاند
کتابے کہ از مصنفین جہان	پسندش نمودہ ہر آنکس کہ خواند
بہ تردید اقوال اہل خلاف	چہا دعوی حق بکرسی نشاند
چو بودم پے فکر تاریخ او	کہ از غیب ہاتف سخنش این براند
بقطع سر اہل انکار گفت	بدست زمین یادگار تو ماند

۱۲۹۹ھ

قطعہ تاریخ طبع از شیخ محمد واجد صاحب سکندرپوری

چون درجواز مجلس میلاد شد رقم — برجستہ بہر منکر میلاد این کتاب

تاریخ طبع فکر نمودم سروش گفت — فق رنگ منکرین زمن شد بدین جواب ۱۲۹۹ھ

غزل نعتیہ از مولوی وصی اسنین صاحب سکندرپوری

مطلع انوار ہی روے جناب مصطفیٰ — فرد ہی کربیت ابروے جناب مصطفیٰ

کیا شمیم جان فزا ہی ہر طرف پھیلی ہوئی — تختۂ فردوس ہی کوے جناب مصطفیٰ

ہی وہی محراب طاعت کیون نہ ہم سجدے کرین — کعبۂ ایمان ہی ابروے جناب مصطفیٰ

ہند مین کب تک رہی آوارگی سرگشتگی — چل دل دیوانہ چل سوے جناب مصطفیٰ

کسکی منت کیجیے کسکے تصدق ہوجیے — کون دکھلاے ہمین روے جناب مصطفیٰ

تشنہ کامی قیامت مین محبوب کے لیے — کوثر وتسنیم ہی جوے جناب مصطفیٰ

اے وصی درگاہ باری مین یہی کہنا دعا — جان نکلے دیکھیہ کر روے جناب مصطفیٰ

غزل نعتیہ از مولانا حکیم محمد عبد العلیم صاحب سکندرپوری متخلص آسی

یوسف سے سیکڑون ہین خریدار مصطفیٰ — مثل مسیح لاکھون ہین بیمار مصطفیٰ

موسی کیطرح غش ہین خریدار مصطفیٰ — ہی برق طور گرمی بازار مصطفیٰ

بس کان وہ سنے ہون جو گفتار مصطفیٰ — آنکھین وہی جو دیکھی ہون دیدار مصطفیٰ

پیش نظر نہین گل رخسار مصطفیٰ — نالان نہ کیون ہون بلبل گلزار مصطفیٰ

جو ذرہ ہی وہ مشرق خورشید حشر ہی — ہر جزو کل ہی مظہر انوار مصطفیٰ

جو حامل حدیث ہوا جبرئیل ہی — گویا خدا کی بات ہی گفتار مصطفیٰ

اب ہسری کسی کی کہان ا بحوش آتی ہی | اپنا ظہور خاص ہی اظہارِ مصطفیٰ
اپنی نظر مین آپ ورآنا محال ہی | گھیرے ہوا ہی جلوۂ انوارِ مصطفیٰ
کیا سر بلند آپکو اللہ نے کیا | ہی نور غیب طرۂ دستارِ مصطفیٰ
پونجی تو غیر نقد گنہ ہاتھہ مین نہین | بازار حشر مین ہون خریدارِ مصطفیٰ
جل بھن کے خاک ہو مرے دلمین ہوا ہی | ای آبروی شعلۂ رخسارِ مصطفیٰ
ممکن نہین کہ شاہد وحدت ہون جلوہ گر | جب آنکھون پہ ہو پردۂ انکارِ مصطفیٰ
تاریکی لحد سے دہلتے ہین عمر بھر | ہر گوشۂ لحد مین ہی انوارِ مصطفیٰ
حال درون پردہ ز رندان مست پرس | ہی اہل صحو حافظ اسرارِ مصطفیٰ
اکثر زبان نرگس گلشن سے یہ سنا | اچھا وہی ہی جو کہ ہی بیمارِ مصطفیٰ
قایل درود پڑھنے کے ہین اسکیے چہچہے | آسی ہی بلبل گل رخسارِ مصطفیٰ

ولہ

کہان گل ہی کہان روئے محمد | کہان سنبل کہان موئے محمد
دل صد چاک مین مانند شانہ | رچی ہی بوئے گیسوئے محمد
شہادت گاہ کو فردوس سمجھا | شہید تیغ ابروئے محمد
دم جان بخش اعجاز مسیحا | نسیم گلشن کوئے محمد
ہی کیا رحم و کرم بندون پر اپنے | خدا سے ملتی ہی خوئے محمد
نہ چھانی مشت خاک اپنی کسی نے | ہی دل ہی مین رہ کوئے محمد
ہی عالم آہن و آہن ربا کا | کھچا جاتا ہی دل سوئے محمد
حیات جاودان پاتا ہی آسی | قتیل چشم جادوئے محمد

ولہ

دل شیدا ہی بیمارِ محمد | اسیر زلف خمدار محمد

جو داغ دل ہی چشم آرزو ہی | غضب ہی شوق دیدار محمدؐ
عزیز مصر دل کہتے ہین اوسکو | ہی یوسف جسکی خریدار محمدؐ
اگر مردہ سنے زندہ ہو دم مین | دم عیسی ہی گفتار محمدؐ
بچھا جاتا ہی دل قدمون کے نیچے | یہ ہی انداز رفتار محمدؐ
سدا جسکو بہار بے خزان ہی | وہ ہین گلہاے رخسار محمدؐ
دم نزع آے جان آنکھون مین جسدم | خدا دکھلاے دیدار محمدؐ
گھلے کب تک تپ فرقت سے بیمار | علیل چشم بیمار محمدؐ
مدینہ ہو مرا مدفن الٰہی | رہون مین زیر دیوار محمدؐ
خریداران یوسف کا ہی دل سرد | یہ ہی گرمی بازار محمدؐ
محمد ہین خدا کے عاشق زار | خدا ہی عاشق زار محمدؐ
پھر آئے دم مین عرش کبریا سے | یہ ہی اعجاز رفتار محمدؐ
نہین اپنے گناہونکا مجھے غم | مین آسی ہون گنہگار محمدؐ

خاتمۃ الطبع

بعد حمد و ثنا متوافر و شکر و احسان متکاثر خداوند کریم رب العالمین و نعت و مدح خاتم المرسلین محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و علی آلہ و اصحابہ الطیبین الطاہرین کے چونکہ اس زمانہ پر فتنہ و فساد مین کہ شریعت محمدیہ کو ہر شخص چاہتا ہی کہ ایک ایک نیا طریقہ و روبہ اپنی اپنی خواہش موافق نکال کے بگاڑے اور بیچارون عوام کو راہ راست سنت و جماعت سے بہکاوے اور بے راہ کرے خصوصاً فرقہ وہابیہ لہٰذا اونکے رد مین ایسے لوگونکے ایک رسالہ کہ نام اوسکا سبحہ رضیہ تصنیف و تالیف حکیم مولوی وکیل احمد صاحب کا بہت مفید اور عجیب ہی مطبع مصطفائی مین کہ واقع محلہ مچھوہ نگر پیر اکبری دروازہ من محلات شہر لکھنو ہی باہتمام محمد عبد الواحد خان بتاریخ اونتیسوین ۲۹ ماہ ذی الحجہ ۱۲۹۹ھ ہجری نبوی علی صاحبہا الصلوۃ والسلام الی یوم القیام چھپکر تیار اور شائع ہوا ٭